Markazi Library
Receipt No. ...
Date 9/7/86
Qadian 143515

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائبین: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپیہ
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۳ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ | ۱۰ وفا ۱۳۶۵ ہش | ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ... کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعت ... سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور ... میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام درویشانِ کرام اور احباب جماعتِ احمدیہ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؛

● — مقامی طور پر مؤرخہ ۴ جولائی سے ہفتہ قرآن کریم محترم امیر صاحب مقامی کے زیر انتظام شروع ہو چکا ہے۔ جس میں علماء کرام قرآن مجید کے فضائل و برکات پر تقاریر کر رہے ہیں ؛

تبلیغ پر زور دینا اور گھروں میں نماز باجماعت پر غیر معمولی توجہ دینا سب بیماریوں کا علاج ہے

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میرے عزیز بھائیو، بہنو اور بچو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ امریکہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ احسان (جون) کو جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو علمی، عملی، اخلاقی اور رُوحانی ترقی کا موجب بنائے۔ اور اس کی برکتوں سے ہر فرد جماعت وافر حصہ پائے۔

آپ ایک ایسے مُلک میں ہیں جو مالی طاقت کے لحاظ سے اتنی بلندی تک پہنچ چکا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ بچائے تو یہ مال و دولت فرعونیت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کا معاشرہ اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے تحت الثریٰ سے باتیں کر رہا ہے۔ اس پہلو سے یہ معاشرہ نہ صرف بذاتِ خود اتنا گر چکا ہے بلکہ اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے یہ ساری دُنیا کے معاشروں اور تہذیبوں کو تباہ کرنے کا سرچشمہ بن چکا ہے۔

رُوس اور امریکہ کے حالات پر جب نظر پڑتی ہے تو سورۃ الفجر کا مضمون نظر کے سامنے آجاتا ہے۔ اور اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ کا نقشہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ امریکہ پر غیر معمولی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وہاں جماعت احمدیہ تیزی سے ترقی کرے تو اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک عظیم الشان طاقت کے سرچشمہ سے استفادہ کر سکتی ہے۔ اور اس کے زہر آلود اور ہلاک کرنے والے پانی کو آبِ حیات میں تبدیل کر سکتی ہے۔ امریکہ میں جس قدر تیزی سے پھیلنے کے امکانات ہیں اور بعض طبقات میں جو تبدیلی، طلب اور پیاس پیدا ہو چکی ہے اس کے پیشِ نظر اگر حکمت اور تدبّر اور دُعا کے ساتھ کام کیا جائے تو بہت تیزی کے ساتھ جماعت کی ترقی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے

اوّل پیغام تو میرا یہی ہے کہ اس طرف غیر معمولی توجہ کی جائے۔ **دوسرے** منتشر گھرانوں کی تربیت کی فکر کی جائے ــــ جو لوگ جماعت کی نظر سے ہٹ کر الگ رہتے ہیں اور اتنے وسیع مُلک میں ایسا ہونا عین ممکن ہے۔ بلکہ اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہو گا کہ اُن گھرانوں کی تربیت کئی طرح سے بہت بُری طرح متاثر ہوتی ہو گی۔

احمدی کی آنکھ خصوصاً دُوسرے احمدی کے لئے نگران کا کام کر رہی ہوتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے ساری اُمّت کو ہی شہید قرار دیا ہے۔ جب یہ نگران نظر موجود نہ رہے تو ایسے لوگ جو غیب سے ڈرنے کے عادی نہیں ہوتے اور جن کا خُدا صرف غیب کا خُدا ہوتا ہے اور شہادت کا خُدا نہیں ہوتا وہ لوگ اس نگرانی کے فُقدان کی وجہ سے دُنیا کی کشش میں بہکنے اور ہر قسم کی آسائشوں میں مُلوّث ہونے لگتے ہیں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ؛

الدّاعی
ناظر دعوۃ و تبلیغ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ اردفا ۱۳۶۵ ہش

ع

"تمہاری قید پہ صدقے ہزار آزادی"

قید اور جیل کا تصور ایک نہایت ہی تکلیف دہ تصور ہے۔ باشعور انسانوں کے لئے ہی نہیں، بے شعور و بے زبان پرندوں کے لئے بھی قید کا پنجرہ خواہ وہ سونے کا ہی کیوں نہ ہو، موت کا کنواں معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ قیدیوں کی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں لیکن قیدخانہ سب کے لئے بہرحال قیدخانہ ہی ہوتا ہے۔ خواہ ایک سیاسی لیڈر کو تمام سامانِ آرام و راحت کے ساتھ اُس کی کوٹھی میں ہی نظر بند کر دیا جائے وہ کوٹھی بھی اُس کے لئے قیدخانہ بن جاتی ہے۔ قیدیوں کی ذہنی کیفیت کا اُس آرام یا تنگی سے قیاس نہیں کیا جا سکتا جو اُن کو جیل کے عملہ یا حکمرانوں کی طرف سے مہیّا کی جاتی ہے بلکہ اس قید کے پیچھے اُن کے اپنے کردار یا کرتوت کے مطابق اُن کا احساس کام کر رہا ہوتا ہے۔

جیل کی اُونچی دیواروں اور آہنی سلاخوں کے پیچھے سب قیدی ایک سے نہیں ہوتے۔ بعض اُن میں سے عادی مجرم ہوتے ہیں جن کا کام ہی چوری، ڈکیتی اور قتل کرنا ہوتا ہے۔ جیل کاٹتے ہیں اور رہا ہو کر بھی انہی گناہوں میں ملوّث ہو جاتے ہیں۔ بعض قیدی ایسے ہوتے ہیں جو نادانستہ یا حالات سے مجبور ہو کر بعض جرائم کا شکار ہو جاتے اور سزا پاتے ہیں لیکن جب رہا ہوتے ہیں تو توبہ کر کے نکلتے ہیں۔ بعض قیدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو معصوم اور بیگناہ ہونے کے باوجود بعض غلط فیصلوں کا نشانہ بن جاتے ہیں اور بلاوجہ قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار کئے جاتے ہیں۔

اب دیکھئے! قید تو ایک ہی ہے لیکن ہر سہ مذکورہ قسم کے قیدیوں کی ذہنی حالتیں بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ ایک عادی مجرم کے نزدیک قید اور جیل روزمرّہ کا گویا معمول بن جاتی ہے اور اس قدر وہ ڈھیٹ ہو چکا ہوتا ہے کہ سزا کی تکلیف یا ندامت کا کوئی احساس اُس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ دُوسرا وہ جس نے جُرم تو کیا لیکن عادتاً نہیں بلکہ نادانستہ یا بعض ناگزیر حالات میں وہ جُرم اُس سے سرزد ہو گیا۔ تو اگرچہ احساسِ ندامت اور سزا کی تکلیف سے وہ پریشان تو ضرور ہو گا لیکن اس سزا پر اُس کا ذہن مطمئن ہو گا۔ کہ وہ اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔ لیکن تیسری قسم کا جو قیدی ہے۔ معصوم اور بے گناہ، جو جھوٹے گواہوں اور غلط اور غیر منصفانہ فیصلوں کا شکار ہو کر گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔ وہ تو بیچارہ دُہری مصیبت میں مبتلا کر دیا گیا۔ ایک تو قید و بند کی جو مصیبت ہے وہ تو ہے ہی۔ دُوسرا یہ احساس کہ مَیں بے گناہ ہوں۔ اور بلاوجہ مجھے یہ سزا دی جا رہی ہے۔ یہ ذہنی کوفت اُس کو دی جاری سزا سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ایسے معصوم اور بے گناہ قیدیوں میں سے اُن مظلوم قیدیوں کا کیا حال ہو گا جنہیں عمر بھر کے لئے قیدِ بامشقت میں ڈال دیا گیا ہو۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر اُن مظلوم قیدیوں کا کیا حال ہو گا جنہیں مَوت کی سزا سُنائی دی گئی ہو۔ ہاں! اُن معصوموں کو جنہوں نے کسی کو قتل کرنا تو دُور کی بات ہے، کبھی کے پاؤں میں کانٹا بھی چُبھ جائے تو تکلیف سے بے چین ہو کر مدد کے لئے لپکتے ہیں۔ کس قدر ذہنی اذیت میں مُبتلا ہوتے ہوں گے ایسے معصوم قیدی ——!!

پھر کس قدر خوش آئند ہوتا ہے قید سے رہائی کا تصور! کہ آہنی سلاخوں سے باہر نکلیں گے۔ جیل کی اُونچی اُونچی دیواروں سے باہر کی کھُلی دُنیا میں واپس جائیں گے۔ آزادی کی کھُلی فضا میں سانس لیں گے۔ پھر اپنا گھر ہو گا۔ اپنے بال بچے ہوں گے۔ اپنے عزیز و اقارب ہوں گے ——!

ایک عادی مجرم، ایک چور، ایک ڈاکو، ایک قاتل کو بھی یہ خوش آئند تصور اِن آہنی سلاخوں کو کاٹنے اور ان اُونچی اُونچی دیواروں میں نقب لگانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور آئے دِن ہم پڑھتے اور سُنتے ہیں کہ بڑی بڑی محفوظ جیلوں میں سے بعض خطرناک قیدی حتیٰ کہ موت کے سزا یافتہ قیدی بھی فرار ہو جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ نیز بعض قیدیوں کو لکھوکھہا روپے کی بڑی بڑی ضمانتوں پر رہا کروا لیا جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ کسی قیدی کے لئے قید و بند کی صعوبتوں سے رہائی کی کوئی صورت نکلتی ہو اور وہ اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ خاص طور پر وہ قیدی جو موت کا سزا یافتہ ہو، اُس کو کوئی موقعہ رہائی کا ملے اور وہ اُس کو گنوا دے۔ ناممکن ہے ——!

لیکن قارئین یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ گزشتہ دِنوں ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء کو پاکستان میں سکھر سنٹرل جیل سے چونتیس ۳۴ قیدی جو موت کے سزا یافتہ تھے، پھانسی گھاٹ سے فرار ہو گئے۔ صرف دو ۲ قیدی ایسے تھے جنہوں نے باوجود پیشکش کے ان فرار ہونے والوں کے ساتھ پھانسی کی بند کوٹھڑی سے نکل کر آزادی کی فضا میں جانے کے لئے رضامند نہ ہوئے۔ آپ سوچتے ہوں گے، ضرور ہی یہ کوئی پاگل ہوں گے —— ہاں ہیں تو وہ "دیوانے" ہی، لیکن احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے "دیوانے" ——! ایک پروفیسر کو جس نے ۲۵ سال مُلک و قوم کی خدمت کی ہو۔ جس نے بچوں اور بڑوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا ہو۔ جس کی پُوری زندگی ملنی ہو یا ملازمت کی، بے داغ ہو۔ اور جس کا ریکارڈ نہایت تسلّی بخش رہا ہو۔ ایسے نافع الناس وجود کے بُوڑھے باپ کو چھُروں اور بھالوں سے مار مار کر شہید کر دیا جائے، پھر کسی جھُوٹے مقدمہ میں ملوّث کر کے خود اس کو اور اس کے جوان سال بھائی دونوں کو سزائے موت سُنا کر پھانسی کی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے۔ اور پھر کوئی سُنہری موقعہ اِس پھانسی گھاٹ سے نجات حاصل کرنے کا ہاتھ آ جائے تو اُس سے فائدہ نہ اُٹھانا۔ اور آزاد فضا پر پھانسی کی کوٹھڑی کو مقدم کر لینا۔ یہ "دیوانگی" نہیں تو اَور کیا ہے ——!!

لیکن نہیں، پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی اور رفیع احمد صاحب قریشی نے پُورے ہوش و حواس میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم جیل سے فرار ہونے والوں کے ساتھ فرار نہیں ہوں گے۔ بے شک ہم معصوم اور بے گناہ ہیں لیکن قانون کا احترام کرنا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ بے شک اس اندھے قانون نے ہم پر ناحق ظلم کیا ہے۔ لیکن یہ ظلم کرنے والے جانیں اور ظالموں سے حساب لینے والا جانے۔ ایسے بے گناہی پر ہمارے دِل اور ضمیر مطمئن ہیں۔ ہم قانون شکنی کا الزام ایک احمدی ہونے کے ناطے اپنے اُوپر لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گویا انہوں نے عہد کر لیا کہ ہم مر جائیں گے لیکن اسلام و احمدیت کی تعلیم پر حرف نہیں آنے دیں گے۔

کہتے ہیں کہ قیدیوں کے فرار کے اس واقعہ کے بعد وزیرِ اعلیٰ، ہوم سیکرٹری، وزراء، اعلیٰ افسران، اور مارشل لاء ٹیم کے لوگ وہاں پر آئے اور حقیقت کا علم ہوا۔ اخبارات میں بھی دونوں کے بیانات شائع ہوئے کہ ان دونوں نے بھاگنے سے انکار کر دیا۔ اور قانون کا احترام کیا۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ اگلے دن پاکستانی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہو گی کہ اُن دو وفادار اور قانون کا احترام کرنے والے تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو جنہوں نے اپنی جان بچانے کے سُنہری موقعہ سے بھی فائدہ نہ اُٹھایا اور قانون کے احترام کو مقدّم رکھا لہذا اُن کی سزا میں نمایاں تخفیف کی گئی۔ بلکہ ایسے شریف النفس قیدیوں کے کیس پر انصاف کی راہ سے نظرِ ثانی کی جا رہی ہے —— لیکن یہ محض آپ کی شرافت کی سوچ ہے۔ پاکستانی اخباروں میں ایسی شریفانہ سوچ کی کوئی تعبیر نہیں۔ اب سُنئے ان دونوں وفاداروں اور قانون کا احترام کرنے والوں کے ساتھ "قدردان" کیا سُلوک کر رہے ہیں:۔

- عزیز و اقارب سے ملاقات کروائی جاتی ہے تو دونوں قیدیوں کو ہتھکڑیاں لگائی جاتی ہیں۔ اُن کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے دِلوں پر اپنے باپ کو اِس حالت میں دیکھ کر کیا گزرتی ہو گی ——!
- اِس بلا کی گرمی میں دو، دو، تین، تین دِن تک نہانے کے لئے پانی نہیں دیا جاتا۔ حتیٰ کہ ٹوتھ پیسٹ بھی اندر نہیں جانے دیا جاتا۔
- جب حجام وہاں شیو بنانے جاتا ہے تو دونوں قیدیوں کے ہاتھ ہتھکڑیوں سے پیچھے باندھ دیئے جاتے ہیں۔
- رفعِ حاجت کے وقت بھی ہتھکڑیاں لگا دی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ جگہ پھانسی گھاٹ کے اندر ہے۔
- نہ ان قیدیوں کے خطوط گھر والوں کو دیئے جاتے ہیں نہ گھر والوں کے خطوط اُن تک پہنچائے جاتے ہیں بلکہ درمیان میں پیسے لے کر مولویوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اُن کی تشہیر کر کے مزید اشتعال پھیلا سکیں۔

قارئینِ کرام! ان معصوم و مظلوم احمدی قیدیوں کا کردار ایک طرف ہے۔ دُوسری طرف جیل کے عملہ اور اُن کے آقاؤں کا ناروا سُلوک ہے۔ اِس ظلم و بربریت کا کیا انجام ہو گا ہر قاری سوچ اور سمجھ سکتا ہے —— کاش یہ ظالم و جابر کسی اَور کی طرف منسوب ہوتے۔ رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ کی طرف منسوب نہ ہوتے ——!!

مذکور قیدی محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی کی ایک تازہ نظم کے دو اشعار پر ہم اِس نوٹ کو ختم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان معصوم و مظلوم بھائیوں کی معجزانہ رہائی کے سامان محض اپنے فضل و کرم سے فرمائے۔ آمین۔

کھُل گیا مُنہ گر، عرش ہلے گا — اُس کے غضب سے کچھ ڈر جاؤ
آنسو ہمارے تر ہیں ناصِر — خیر جو چاہتے ہو ٹل جاؤ

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

...... عید الفطر کے دن ایک احمدی خاتون کی المناک شہادت ......

آپ تو آج آسمان کو قربانیوں کے ستاروں سے بھرتے چلے جا رہے ہیں یہ سعادت خدا کی خاص عطا ہے

میں جماعت کو یہی نصیحت کروں گا کہ اس گروہ قوم کیلئے ہدایت کی دعا کریں ظالموں کو ہدایت نصیب ہو جائے تو اس سے بہتر جزاء اور کوئی نہیں ہو سکتی

سیدنا بلال فنڈ سے کم از کم سو زبانوں میں قرآن کریم کے نمونے کے ترجمے شائع کرکے بلالی قربانیاں کرنے والوں کی طرف سے کل اقوام عالم کے سامنے تحفۃً پیش کیا جائے گا!

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ ۲۰ احسان/جون ۱۳۶۵ ہش ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن۔

مرتبہ: مکرم عبد الحمید غاذی صاحب۔ لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"آج کے خطبے میں سب سے پہلے تو میں پاکستان سے آنے والی ایک اور پُردرد خبر سے جماعت کو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ یہ خبر دردناک تو ضرور ہے۔ مگر ویسی دردناک ہے جیسی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں

دردناک سعادتیں

نصیب ہوتی رہی ہیں۔ دردناک اس پہلو سے کہ واقعۃً جب راہ مولیٰ میں محض اللہ کی محبت کی خاطر کسی کی شہادت کی خبر سُنی جاتی ہے تو ایک طبعی، سچا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ دل کو دُکھ پہنچتا ہے۔ لیکن ایسا دُکھ نہیں جس کے ساتھ شکوے وابستہ ہوں۔ ایسا دُکھ نہیں جس کے ساتھ واویلے کا تعلق ہوتا ہے اور انسان سٹ پٹا کر جو منہ میں آئے بکنا شروع کر دیتا ہے یا کوستا ہے، یا زمانے کو گالیاں دیتا ہے۔ یا تقدیر کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ یہ ایسا دُکھ تو نہیں۔ ایک ایسا دُکھ ہے جو دُکھ ہوتے ہوئے بھی، مومن اپنے دل و جان سے اس طرح چمٹا لیتا ہے جیسے کسی پیارے کو چمٹایا جاتا ہے۔

ہر شہادت کا دُکھ سعادت بھی ہوتا ہے۔ دُکھ کا پہلو تو رفتہ رفتہ ختم ہو جاتا ہے لیکن سعادت کا پہلو زندہ رہتا ہے اور باقی رہ جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی آن بان اور چمک میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ آج آپ جن نگاہوں سے ان سعادتوں کو دیکھ رہے ہیں، کل کے آنے والے جب ان کو دیکھیں گے تو ان کو پہلے سے زیادہ چمکدار پائیں گے اور دُنیا کی راہ میں پائی جانیوالی سعادتیں، ملنے والی سعادتیں، یہ خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ان کی چمک دمک میں اضافہ ہوتا رہتا ہے بلکہ زیادہ وسیع علاقوں میں ان کا نور دکھائی دینے لگتا ہے اور دیکھنے والوں کی نظروں میں بھی وسعت ہوتی چلی جاتی ہے اور ان روحانی سعادتوں کے لئے احترام اور عقیدت میں بھی گہرائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے

لیکن یہ وہ سعادت ہے جس کی میں خبر آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ جو ایک امر، نہ مرنے والی، نہ مٹنے والی سعادت ہے۔ لیکن اس کے باوجود، مومن سچائی کو پسند کرتا ہے اور تصنع سے پاک ہوتا ہے اس لئے یہ کہنے میں بھی میں باک محسوس نہیں کرتا کہ اس خبر کے ساتھ، جب میں نے سُنا، تو مجھے بھی دُکھ پہنچا ... آپ سُنیں گے تو آپ کو بھی دُکھ پہنچے گا اور اس کے دُکھ والے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اور پہلو سے یہ شہادت جس کا میں ذکر کرنے والا ہوں، ایک نئے باب کا اضافہ کر رہی ہے۔ ایک نیا سنگِ میل رکھ رہی ہے اس دَور کی قربانیوں میں۔ کیونکہ

خواتین میں سے یہ پہلی ہیں

جنہیں اس دَور میں اللہ کی خاطر جان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام رُخسانہ تھا۔ ان کے خاوند طارق تو احمدی تھے لیکن اُن کے بھائی بشارت، احمدی نہیں۔ یہ خاندان اس طرح بٹا ہُوا ہے کہ آدھے بھائی تو تقریباً احمدی اور آدھے غیر احمدی ہیں۔ مردان میں یہ لوگ تجارت کرتے ہیں اگرچہ پٹھان نہیں اور پنجابی ہیں۔ سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والا خاندان ہے جو سرگودھے میں بھی آباد ہے اور گویا دونوں ضلعوں کا واسطہ ہے اس خاندان سے۔ دونوں ضلعوں سے اس خاندان کا تعلق قائم ہے۔ لڑکی کے والد مرزا خان صاحب سیٹیلائٹ ٹاؤن، سرگودھا میں ان دنوں رہائش پذیر ہیں۔

طارق جو احمدی ہیں اور مخلص احمدی ہیں، ان کا بھائی بشارت، علماء کی بد کلامی کے نتیجے میں دن بدن زیادہ بدگو ہوتا چلا گیا۔ اور اخلاقی جرأت کا یہ حال تھا کہ بھائی کے سامنے تو زبان نہیں کھول سکتا تھا لیکن اپنی مظلوم بھابھی کے سامنے دل کھول کر دل کا غبار نکالتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دیتا تھا۔ اور ہر قسم کی بدکلامی سے کام لیتا تھا اور مردانگی کا عالم یہ ہے کہ بھائی کو تو عبادت سے نہیں روک سکتا تھا۔ لیکن اس مظلوم عورت کو قتل کی دھمکیاں دیتا تھا کہ اگر تم احمدی مسجد میں جا کر نمازیں پڑھوگی تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

بہرحال یہی آداب ہیں اس دَور کے ان مجاہدین کے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں سے حق کی مخالفت کے گُر سیکھے ہیں۔ وہ سارا بنیادی کردار دُہرایا جا رہا ہے۔ بہرحال

عید کے روز کا واقعہ ہے

کہ طارق اور ان کی بیگم رخسانہ جب عید کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو طارق جب غسل خانے گئے تو پیچھے بچی کو اکیلا پاکر، اُس نے (یعنی بشارت نے) پھر نہایت بدکلامی سے کام لیا اور کہا میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم نے احمدیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جانا۔ اس نے کہا۔ تم کون ہوتے ہو مجھے منع کرنے والے۔ عبادت کا معاملہ ہے میں مذہب کے معاملے میں آزاد ہوں۔ جو چاہو کر دو میں بہرحال اپنے اس مذہبی حق کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑوں گی۔ جہاں جی چاہے گا نماز پڑھوں گی، جہاں چاہوں گی عبادت کروں گی۔ تمہیں میرے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے پستول نکال کر وہیں فائر کئے۔ دو گولیاں تو سینہ چیر کر نکل گئیں اور ایک ٹانگ پر لگی۔ بہرحال تھوڑی دیر کے اندر ہی بچی نے دم توڑ دیا۔

خاوند جب باہر آئے تو یہ نظارہ دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔ اور دو دن

تک بے ہوش رہے۔ چونکہ ان کی والدہ غیر احمدی ہیں اور آدھے بھائی غیر احمدی ہیں اس لئے انہوں نے پولیس میں خاندانی، اندرونی معاملہ اس طرح درج کرایا کہ کسی کو پکڑا نہ ہو سکے اور کہا یہ کہ یہ کھیل رہے تھے پستول سے اور اتفاق سے چل گیا۔ لیکن ساتھ ہی بشارت آزاد علاقے میں رُوپوش ہو گیا۔ جب مرزا ... صاحب ... تو انہوں نے پولیس کو تاریں دیں اور ابھی تک معاملہ لٹکا ہوا ہے کہ ... نہیں۔ انہوں نے تاریں دیں اور یہ ذکر کیا کہ میرے پاس بچی کے خطوط موجود ہیں۔ ... بچی نے ... اذیت دے رہا ہے یہ شخص اور سخت گندی گالیاں دے رہا ہے سلسلے کے بزرگوں کو اور قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا کیا جواز ہے کہ اس مقدمے کو ایک اتفاقی حادثے کے طور پر درج کیا جائے۔

بہر حال جو بھی اس کا نتیجہ نکلتا ہے، امر واقعہ یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر کوئی شہادت ہوتی ہے تو اس کے نتیجے میں دنیا والے اس قاتل کو پکڑیں یا نہ پکڑیں۔ دُنیا کا قانون اُس پر جاری ہو یا نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ معاملہ خدا کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے اور اس وجہ سے رشتے داروں اور عزیزوں کو بے چین ہونے کی ضرورت نہیں کہ وہ قاتل آزاد پھر رہا ہے۔ تقریباً

دسؔ شہید ہو چکے ہیں سندھ میں

جن کے قاتل آزاد پھر رہے ہیں۔ جب حکومت شامل ہو قتل میں، جب حکومت کی پوری سرپرستی حاصل ہو اور حوصلہ افزائی ہو رہی ہو جرائم کی، اُس وقت یہ توقع رکھنا کہ قاتل پکڑے جائیں گے یا پکڑے جائیں گے تو بہر حال ان کو انصاف کے مطابق سزا دی جائے گی، یہ ویسے ہی غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو قانون ہے وہ بہر حال چلتا ہے اور اُس کو چلنے سے کوئی دنیا کی طاقت روکا نہیں کرتی۔ ان معاملات میں جہاں تک انتقام کا تعلق ہے۔ جماعت کو اس جذبے سے الگ رہتے ہوئے اپنے درد کے جذبات کو بہتر سمتوں میں رواں کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی ہدایت کی دُعا طلب کرنی چاہیئے۔

اِس درد کا بدلہ تو خدا نے بہر حال دینا ہے۔ ان قربانیوں کی جزا تو آسمان سے بہر حال ملنی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں کیا بدلہ طلب کیا جائے اور کیا جزا مانگی جائے۔ جہاں تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا تعلق ہے ہمارے لئے یہ بات ہمیشہ کے لئے کھل چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے اور اپنے ساتھیوں پر ہونے والے مظالم کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے قوم کے لئے ہدایت کی دُعا مانگی۔ اس لئے اِس ظلم کے نتیجہ میں بھی جماعت کو یہی نصیحت کروں گا کہ وہ قوم کے لئے

ہدایت کی دُعا کریں

ظالموں کو اگر ہدایت نصیب ہو جائے تو اس سے بہتر جزا اور کوئی نہیں ہو سکتی امر واقعہ یہ ہے کہ ہدایت سے بہتر جزا نہ اس دُنیا میں مل سکتی ہے نہ اُس دنیا میں نصیب ہو سکتی ہے۔ کوئی انتقام اس طرح دل کو ٹھنڈا نہیں کر سکتا جس طرح یہ نظارہ کہ وہ لوگ جو ظالم تھے، اُن کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں اور اُن کو نظریں ملاتے ہوئے حیا آتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ وہ ظالم تھے اور اندر ہی اندر، ایک اندرونی آگ میں ہر وقت جلتے رہتے ہیں۔ کہ ہم سے یہ کیا غلطیاں سرزد ہوئیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ شیخوپورہ سے ایک وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں آیا۔ ایک نوجوان نے ... بیعت کی تھی۔ اور اسے بہت شوق تھا کہ میں خلیفۃ المسیح سے ملوں۔ ملاقات کے وقت اس کی نظریں جھک گئیں اور مسلسل آنسوؤں کی موسلا دھار بارش تھی جو آنکھوں سے برس رہی تھی۔ ایک لمحہ کے لئے بھی وہ رُکا نہیں مسلسل روتا رہا۔ باہر نکل کر ضلع کے امیر صاحب اور دوسروں نے کہا کہ میاں تم اچھا شوق کا اظہار کیا کرتے تھے، پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ مجھے بھی لے کے جاؤ، میں نے بھی ملاقات کرنی ہے۔ تمہیں ہوا کیا؟ تم نے تو آنکھ اُٹھا کر دیکھا بھی نہیں۔ تو اُس نے اس کا جواب یہ دیا کہ ۱۹۷۴ء میں احمدیوں پر جو مظالم کئے جا رہے تھے میں اُس گروہ کا سرغنہ تھا جو مظالم میں پیش پیش تھا۔ مسجدیں جلانے میں، احمدیوں کو زدو کوب کرنے اور مارنے کوٹنے میں، اُن کے گھر جلانے میں، ان کو شہید کرنے میں، جو لوگ بھی شامل تھے میں ان میں پیش پیش تھا۔ جب میں یہاں حاضر ہوا تو جرائم ظلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ اور اس قدر میں مغلوب ہو گیا، احساس ندامت سے کہ سوائے آنسو بہانے کے میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں تھا۔ میں اس لائق نہیں سمجھتا تھا کہ ان آنکھوں سے، جو کبھی نفرت اور غصے سے دیکھا کرتی تھیں احمدیوں کو، احمدیوں کے امام کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔

یہ کیفیت تھی اس کی اور یہی وہ کیفیت ہے جس کا قرآن کریم ذکر فرماتا ہے۔

" فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ "

تُم ہر بدی کو حُسن سے بدلتے رہو

ہر ظلم کی جزا نیکی سے دو۔ تم کیا دیکھو گے۔ تم یہ دیکھو گے کہ وہ لوگ جو تمہارے خون کے پیاسے ہیں ایسے تمہارے دوست بن جائیں گے کہ تم پر جان چھڑکنے لگیں گے۔ فدا ہونے لگیں گے۔

پس کہاں یہ انتقام اور کہاں وہ انتقام کہ کسی ظالم کو دُنیا کی سزا مل جائے اور قصہ ختم ہو۔ اس لئے یہ جو عظیم ترین اور حسین ترانتقام، قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سکھایا ہے، اس سیکھے ہوئے سبق کو بھلائیں نہیں اور اسی پر قائم رہیں۔ اس سے بہتر سبق آپ کو اور دنیا میں کہیں میسر نہیں آسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مکتب میں پڑھنے والے، غیروں سے سبق سیکھیں، یہ ان کو زیب نہیں دیتا۔

جہاں تک اس سعادت کا تعلق ہے،

یہ خاتون تو عظیم سعادت پا گئیں۔

دُوسری احمدی خواتین کے متعلق میں ایک بات کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ بڑی کثرت سے مجھے ہر شہادت کے بعد ایسے خطوط ملتے ہیں جس میں احمدی خواتین اس خواہش کا اظہار کرتی ہیں اور مجھے دُعا کے لئے لکھتی ہیں کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شہادت نصیب کرے اور بعض بچیوں کے تو اتنے تڑپتے خط ہوتے ہیں، اس قدر بیقرار کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کو زندگی سے نفرت ہو گئی ہے۔ ایک ایک لمحہ اُن پہ بوجھ بن کے گذر رہا ہوتا ہے۔ ان بچیوں کو بھی اور اُن عورتوں کو بھی جنھوں نے اس قسم کے خطوط لکھے۔ یا دِل میں تمنا تو پیدا ہوتی ہے لیکن خطوط نہیں لکھ سکیں اُن کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ احمدی مستورات قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ شہادت میں وہ بیویاں جو بیوگی کی زندگی بسر کرنے کے لئے پیچھے رہ جاتی ہیں اُن کے متعلق یہ گمان کرنا کہ ان کے خاوند تو ثواب پا گئے اور

"مَیں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اُس قادر خُدا کے وعدے سچے ہیں" (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچرس ۱۳/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۶-۴۴
گرام: GLOBEXPORT

وہ محروم رہ گئیں۔ وہ آگے نکل گیا اور یہ پیچھے رہ گئیں۔ یہ غلط خیال ہے بالکل۔ مردوں کی شہادت کی عظمت کے اندر اُن کی بیوگاؤں کی قربانیوں کی عظمت داخل ہوتی ہے۔

ان ماؤں کو

آپ کیسے بُھلا سکتے ہیں جن کے بچے شہید ہوئے۔ اور اللہ کی رضا کی خاطر وہ راضی رہیں۔ اور بڑے حوصلے اور صبر کے نمونے دکھائے۔ اُن بہنوں کو آپ کیسے فراموش کر سکتے ہیں جن کے ویر ہاتھ سے جاتے رہے۔ بہت ہی پیار سے اُنکو دیکھا کرتی تھیں۔ بڑی محبت سے اُن کا استقبال کیا کرتی تھیں۔ اور جانتی ہیں کہ اب کوئی گھر میں واپس نہیں آئے گا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خواتین، یہ بوڑھیاں یہ بچیاں، یہ جوان عورتیں، یہ ساری قربانیوں سے محروم ہیں اور صرف شہید ہونے والے قربانیوں میں آگے نکل گئے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ شہید ہونے والے تو قرآن کی گواہی کے مطابق اپنے ربّ کے حضور بہت ہی شاداں ہیں۔ وہ تو جنتوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ تو ہمیشہ کی زندگی پا چکے ہیں۔ قربانیاں کرنے والے تو پیچھے رہ جایا کرتے ہیں۔ اسی لئے احمدی خواتین سے میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ آپ کو تمنا تھی اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمنا پوری بھی کر دی۔ کہ ایک احمدی خاتون کو واقعۃً خدا کی راہ میں جان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ آپ مردوں سے پیچھے ہیں پیچھے رہنے والوں میں مرد بھی ہوتے ہیں رشتہ دار اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور میرا مشاہدہ یہ ہے کہ مردوں کی یادوں سے جُدا ہونے والوں کے دُکھ جلدی مٹتے ہیں بہ نسبت عورتوں کی یادوں کے۔ عورتیں خواہ وہ بوڑھی ہوں یا جوان ہوں اُن میں وفا کا مادہ اس لحاظ سے بہت زیادہ پایا جاتا ہے وہ جُدا ہونیوالوں کے غموں کو بہت زیادہ دیر تک پیار اور محبت سے سینے سے لگائے پھرتی ہیں۔ اور مردوں میں نسبتاً یہ غیر معمولی خُلق جو ہے نسبتاً کم پایا جاتا ہے اس لئے بچے بھی ہوں تو میں نے دیکھا ہے، بیٹیاں زیادہ دیر تک یاد رکھتی ہیں اور بیٹے جلدی بھول جاتے ہیں۔

تو عورتیں، احمدی خواتین ہرگز قربانیوں میں کسی سے پیچھے نہیں۔ اور دُعا کے لئے جو خط لکھنے والیاں ہیں ان کو میں خاص طور پر تاکید کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اس

ابتلاء کے دَور کو اب قبول فرمائے

اور ختم فرما دے۔ وہ قربانیاں جو ہم نے نہیں بھی دیں اور وہ جو دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں لیکن اُن کو موقع نہیں مل رہا۔ خدا چاہے تو واقعات گزرنے سے پہلے ہی اُن کو اس طرح شمار فرمالے جیسے وہ واقعات گذر چکے ہوں۔

اور امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مومنوں سے اکثر ایسا ہی سلوک فرماتا ہے بہت تھوڑی قربانیاں لے کر اس طرح رحمتیں نازل فرماتا ہے جیسے ساری قوم نے پوری طرح وہ قربانیاں دیدی ہوں۔ تھوڑے وقت کی قربانیوں کو ازلی قربانیوں کے طور پر شمار فرماتا ہے۔ اس لئے وہ یہی دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دورِ ابتلاء کو اب ایسے دورِ انعام میں بدل دے کہ ابتلاء خوابوں کی دُنیا کے واقعات نظر آنے لگیں۔ اور وہ رحمتیں جو اب بھی نازل ہو رہی ہیں۔ پہلے سے بہت بڑھ کر ہم پر مزید نازل ہوں اور نازل ہوتی رہیں۔ اس ضمن میں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔

عید کے خطبہ میں میں نے سیدنا بلال فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو یہ خوشخبری دی تھی کہ میرا ارادہ ہے کہ اس فنڈ سے

کم از کم ستّر زبانوں میں

قرآن کریم کے نمونے کے ترجمے شائع کر کے اُن سب قربانی کرنے والوں کی طرف سے دُنیا کے لئے یہ تحفہ پیش کیا جائے جن قربانی کرنے والوں نے خصوصاً اس دَور میں پاکستان میں قربانی کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کے نتیجے میں بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ وہ لوگ جو ضرورتمند ہیں جن کے گھر جلائے گئے یا جن کے ذرائع معاش ختم کر دیئے گئے، طرح طرح کی اُن کو تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ اُن کے نام پر اُن کی خاطر ایک چندہ لیا گیا لیکن اس مقصد پر اُس کو اب خرچ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ بالکل دوسرے مقصد پر خرچ کیا جائے گا۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے میں نے بیان کرنے میں غلطی کی ہے یا میری طرزِ بیان میں کوئی خامی رہ گئی ہو۔ یہ مقصد ہرگز نہیں تھا۔

میں نے یہ وضاحت کرنے کی کوشش کی تھی کہ قربانی کرنے والوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اور بلالی قربانیاں کرنے والے پاکستان میں ہزارہا کی تعداد میں ہیں۔ کوئی علاقہ خالی نہیں ہے اُن سے۔ ہر عمر کے لوگ اُن میں شامل ہیں اور بہت بھاری تعداد، بھاری اکثریت اُن میں ایسی ہے جو یا تو اپنے آپ کو ضرورتمند سمجھتے ہی نہیں یا ضرورتمند ہیں بھی تو اپنی طبیعت کی مجبوری کی وجہ سے وہ جماعت سے کوئی امداد لینا نہیں چاہتے۔ آپ لاکھ تحفہ کہہ کر پیش کریں۔ لاکھ یہ کہیں یہ ہماری سعادت ہوگی آپ قبول کرلیں لیکن بعض انسانوں کی طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ نہیں قبول کر سکتیں۔ اس لئے اوّل تو وہ بہت سے ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ضرورتمند سمجھتے بھی نہیں اور واقعۃً بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی توفیق عطا فرمائی ہے ان کو کہ ضرورتمندوں کے زمرے میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اور جو ہیں اُن میں سے ایک بڑی تعداد ہے جو بالکل پسند نہیں کرے گی کہ ہمیں کسی قسم کی کوئی امداد خواہ وہ تحفے کے طور پر ہو پیش کی جائے۔ کچھ بیچ میں سے مجبور بھی ہیں۔ یہ تحفہ جو تھا یہ تو سب کے لئے تھا۔

میرے ذہن میں اُس وقت دو باتیں تھیں۔ اوّل یہ کہ اس تحفے کو جو جماعت نے بڑی محبت سے ان سب اللہ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے پیش کیا ہے کسی طریق سے سب تک پہنچایا جائے۔ سارے اس میں شامل ہو جائیں۔

دوسرا یہ تھا کہ کس طریق پر یہ کام کیا جائے۔ اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پھر راہنمائی فرمائی۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے ان کو تحفہ پہنچانے کا۔ کہ تمام دُنیا میں ستّر بڑی زبانوں میں جو قرآن کریم کے تراجم پیش کئے جائیں وہ ان کی طرف سے کل عالم کی اقوام کے سامنے تحفہ ہو۔ اور یہ ایک ایسا تحفہ ہوگا جو ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری و ساری رہے گا۔ اس سے بہتر تحفہ نہ یہ دُنیا کو پیش کر سکتے ہیں نہ ہم ان کو پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ مراد نہیں تھی کہ وہ دوست جو اتنے ضرورتمند ہیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے اور ذرائع معاش نہیں رہے۔ جماعت پر ذمہ داری ہے کہ اُن کی ہر قسم کی ضرورتیں پوری کرے۔ اُن کو اس فنڈ کے فائدے سے محروم کر دیا جائے گا یہ ہرگز مراد نہیں تھی۔ اُن کو تو جماعت پہلے ہی ضرورتیں مہیا کر رہی تھی اور جب سے فنڈ کی تحریک ہوئی ہے میں نے ہدایت کی ہے کہ اس فنڈ میں سے خرچ کیا جائے۔ اور یہ بھی خاطر خواہ رقم ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو قربانی کا ایک عظیم جذبہ عطا کیا ہے۔ مسلسل بار بار کی تحریکات کے باوجود دُنیا یہ سمجھتی ہوگی کہ جماعت تھک گئی ہے اب۔ اور نئی تحریک کے...... کے لئے ہوں گی اب۔ کہاں تک ہم سے مانگتے چلے جاؤ گے۔

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" (ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

محتاجِ دُعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز جے ایںڈ انٹرپرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLORE.
PH. No. 227666 — PIN: 560002

مگر میں جانتا ہوں کہ کس طرح جماعت حیرت انگیز طور پر

بظاہر خالی جیبوں میں سے

اور پھر نکالتی چلی جاتی ہے۔ وہ اپنی جیبیں خالی کرتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ جیبیں بھرنے کے سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ بلال فنڈ میں بھی اتنی رقم ابھی تک پیش ہو چکی ہے کہ موجودہ ضروریات سے وہ کہیں زیادہ ہے۔

اس لئے اس زائد از ضرورت کو بھی بہرحال ہم نے کسی صورت کسی جگہ استعمال کرنا تھا۔ بعض دوستوں کا یہ خیال تھا کہ ٹرسٹ قائم کر دیا جائے اور آئندہ بھی مختلف زمانوں میں مختلف ملکوں میں ضرورتیں پیش آتی رہیں گی۔ اس ٹرسٹ سے راہ مولیٰ میں دکھ اٹھانے والوں کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اور وقتی طور پر میں بھی اس تجویز سے متاثر ہوا اور دماغ میں یہ خیال آیا بلکہ ربوہ میں میں نے ہدایت بھی دیدی۔ لیکن اس کے باوجود اس معاملے میں طبیعت میں بہت بےچینی پیدا ہوئی۔ اور طبیعت نے اس تجویز کے خلاف سخت ردِ عمل دکھایا۔ غالب تو کہتا ہے کہ کل کے لئے۔

"کہ آج نہ خِسّت شراب میں۔ یہ سوئے ظن ہے ساقی کوثر کے باب میں"

تو ہم جو حقیقت میں دین کی معرفت کو سمجھنے والے ہیں، ہم کیسے یہ کر سکتے ہیں کہ آنے والے کل کے مخلصین کے حق میں یہ بدظنیاں کریں کہ جب اس زمانے میں ضرورتیں پیدا ہوں گی تو وہ اُن کو پورا نہیں کر سکیں گے۔ ہمارے ٹرسٹ ہی ہیں جو اُن کے کام آئیں گے۔ اور گویا خدا تعالیٰ ان ٹرسٹوں کے ذریعہ اُن ضرورتوں کو پورا کریگا اور جس طرح جماعت کو خدا تعالیٰ بے ساختہ آج توفیق عطا فرما رہا ہے، کل کے مخلصین کو یہ توفیق نہیں عطا فرمائے گا۔ یہ تو بہت بڑی بدظنی ہے اور بہت بڑی محرومی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر ایسے واقعات دوبارہ بڑی سطح پر پیدا ہوں تو ناممکن ہے کہ جماعت کے دل ٹھنڈے ہو جائیں اس بناء پر کسی ٹرسٹ کے ذریعے اللہ کی راہ میں دکھ اٹھانے والوں کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔ جب تک محبت کے ساتھ قربانی کی روح کے ساتھ خود شامل نہیں ہوں گے جب تک اُن کو یہ توفیق نہ ملے کہ انہوں نے حصہ لیا ہے اس میں۔ اُس وقت تک اُن کے جذبۂ ایمان اور جذبۂ خلوص کو تسکین مل ہی نہیں سکتی۔ تو ٹرسٹ سے دل اُتر گیا فوری طور پر اور میں نے وہاں بھی ہدایت کر دی کہ اس ٹرسٹ کا خیال چھوڑ دیں جو رقم آتی ہے

اللہ کی راہ میں خرچ کریں

اور اللہ نے ہی پہلے ضرورتیں پوری کی تھیں آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ آئندہ کے مخلصین پر بھی بدظنی نہ کی جائے۔ یہ رقم ختم ہو گی تو خدا اور مہیا فرما دے گا۔ اس لئے ٹرسٹ کے خیال کو چھوڑ دیں۔ اور ان سب باتوں کے باوجود ایک بڑی رقم ان ضرورتوں کو جو چند سال تک پیشتر [illegible] رکھی تھیں میں نے۔ ایک بڑی رقم ان ضرورتوں سے بچ جاتی تھی۔ یہ وہ بچی ہوئی رقم تھی جس کے متعلق خیال تھا کہ اسے کس طرح اس مقصد میں خرچ کیا جائے اور کس طریق پر خرچ کیا جائے کہ سب قربانی کرنے والوں کو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا یہ محبت بھرا تحفہ پہنچ جائے۔ تو اس وضاحت کے بعد اُمید ہے اگر کسی کے دل میں کوئی وہم کوئی غلط خیال پیدا ہو رہا تھا تو وہ ختم ہو جائے گا ہمیشہ کے لئے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ قربانی کا یہ دَور بہت ہی وسیع ہے۔ وقتی طور پر ہماری نظریں کسی خاص قربانی کے حصے پر مرکوز ہو جاتی رہی ہیں لیکن جس طرح لائم لائٹ LIGHT جگہ بدلتی ہے روشنی کی توجہ کا مرکز پھرتا رہتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ پاکستان میں

قربانیوں کے دائرے بدلتا چلا جا رہا ہے

کبھی ایک دائرے میں قربانی کی توفیق مل رہی ہے پھر وہاں سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی روشنی ہٹتی ہے اور کسی اور جگہ فوکس FOCUS کر دیتی ہے۔ پھر وہاں بکثرت جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ پھر وہاں سے وہ روشنی کسی اور سعادت مند جگہ کو عطا ہوتی ہے۔ اور وہاں لوگ قربانیوں سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ تو یہ بہت ہی کسی کہانی ہے اور گزشتہ دو تین سال کے اندر پاکستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں رہا جہاں اللہ تعالیٰ نے بڑے پیمانے پر جماعت کو خدمت اور قربانی کی توفیق عطا نہ فرمائی ہو۔

سندھ میں دیکھئے۔ تھرپارکر کے علاقے میں کنری کی گلیوں میں کس طرح نوجوان ذلیل کئے گئے بظاہر گلیوں میں گھسیٹے گئے۔ بیہوش ہو کے گرے وہاں مار کھا کھا کے جیلیں بھر دی گئیں اُن سے۔ عمرکوٹ کی جیل بھری گئی۔ وہاں جگہ ختم ہو گئی تو ملٹری کی جیل میں پہنچایا گیا۔ میرپور خاص میں قیدی منتقل کئے گئے۔ بڑے وسیع پیمانے پر وہاں قربانی دی گئی۔ اور اُن سب کو آپ کا یہ محبت بھرا تحفہ کیسے پہنچایا جاتا؟ اس ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ اُن سب کو خدا تعالیٰ کی اس تقدیر نے آپ کا یہ تحفہ پہنچا دیا۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اُن کی طرف سے اقوام عالم کو قرآن کریم کا تحفہ ملتا رہے گا۔

پھر کراچی ہے۔ نہ صرف یہ کہ کراچی نے باہر جا کر اس عظیم الشان دور میں بہت ہی غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی بلکہ کراچی میں بھی بکثرت نوجوان ہیں جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں محض اس وجہ سے برداشت کیں کہ کلمہ طیبہ سے اُن کو محبت تھی۔ اور اس محبت سے کسی قیمت پر بھی الگ ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔

سکھر میں جو واقعات ہوئے سکھر کی جیلوں میں جو واقعات ہوئے اُن سے آپ واقف ہیں۔ آج بھی ہمارے دو نوجوان احمدی مخلصین یہاں موجود ہیں جنہوں نے نہایت ہی خوفناک اذیتیں کلمے کی محبت کی وجہ سے جیلوں میں برداشت کی ہیں۔ یا پولیس کی حوالات میں تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ انہیں حوصلے بخشتا رہا۔ صبر عطا فرماتا رہا۔ اور سکھر کی گلیوں میں بار بار احمدی مخلصین کا خون بہایا گیا ہے۔ یہ سب لوگ ان سے تعلق رکھنے والے سارے لوگ اس بات کے حقدار تھے کہ جماعت اُن کو ایک محبت بھرا پُرخلوص تحفہ پہنچاتی۔ اور اس ذریعے سے یہ اُن کو

تحفہ خدا تعالیٰ نے پہنچا دیا

پھر نواب شاہ ہے۔ حیدرآباد ہے۔ خیرپور ہے۔ ایک کے بعد دوسرے ضلع کی طرف نگاہ کریں۔ کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہر ضلعے کو قربانیوں کی توفیق بخشی ہے۔ اور ہر جگہ جماعت بڑے ہی صبر کے ساتھ اور استقلال کے ساتھ۔ اور جوانمردی کے ساتھ قربانیاں پیش کرتی چلی جا رہی ہے۔

پھر یہ جنوب سے چلنے والی ہوا شمال میں داخل ہوئی۔ اور کبھی ایسا ہوا کہ شمال سے پھر اور جنوب کی طرف چل پڑی۔ کہ یہ رُخ قربانیوں کی ہواؤں کا اسی طرح جاری رہا ہے بڑے لمبے عرصے تک۔ لاہور کی جماعت کو اسی طرح قربانیوں کی توفیق ملی۔ ساہیوال کے معاملات تو آپ کو ازبر ہو چکے ہیں۔ اور کس طرح کثرت کے ساتھ اوکاڑے میں بھی اور ساہیوال میں بھی اور ملتان میں بھی اور رحیم یار خاں میں بھی اور بہاولپور میں بھی اور بہاول نگر میں بھی اور ڈیرہ غازی خان میں بھی، راولپنڈی میں، اٹک میں، گجرات میں گوجرانوالے میں، سرگودھے میں، جھنگ میں، سیالکوٹ میں، لاہور کے علاوہ

هو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

فون نمبر ۶۱۱۷۰۶۹

۱/۱۲ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد، کراچی

تصور میں یہ سارے اضلاع ان پر نظر ڈال کر دیکھیں ان میں ایک بھی ضلع ایسا نہیں جہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر

کلمۂ طیبہ کی محبت میں

قربانیوں کی توفیق نہ عطا فرمائی ہو۔

پھر صوبہ سرحد میں ہزارے سے بڑا شاندار آغاز ہوا تھا۔ اسی لئے میں نے کہا کہ کبھی تو یہ ہوا جنوب سے چلی ہے اور شمال کی طرف روانہ ہوئی۔ کبھی شمال سے چلی اور جنوب کی طرف چلی گئی۔ ہزارہ بھی شمالی علاقوں کا ایک حصہ ہے۔ اور صوبہ سرحد میں ہزارے کی جماعت کو اور ایبٹ آباد کی جماعت کو بہت ہی شاندار بہت ہی عظیم الشان تاریخی قربانیوں کی توفیق عطا ہو چکی ہے۔

پھر بلوچستان رہتا تھا۔ کوئٹے میں جو واقعات گذر گئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کیا کہ بلوچستان کی جماعتیں کیوں اس سعادت سے محروم رہیں۔ چنانچہ کوئٹے میں بھی جماعت کو جس شان کے ساتھ جس طرح سر کو بلند رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت اور ناموس کا عَلَم بلند رکھتے ہوئے۔ اپنا سب کچھ فدا کرنے کی توفیق ملی ہے ایک بہت ہی سنہری باب ہے کوئٹے کی جماعت کی تاریخ کا۔ جو غیر معمولی شان رکھتا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے کوئٹے کی جماعت کو اس سے پہلے بحیثیت جماعت اس طرح اجتماعی قربانی کی کبھی توفیق نہیں ملی تھی۔ چھوٹے کیا، بڑے کیا، مرد کیا، عورتیں کیا وہ جن کو تیسری صف کا احمدی، خواہ مخواہ ظلم کی راہ سے شمار کیا جاتا تھا۔ بعض اُن میں سے منافق کہلاتے تھے، خواہ مخواہ بے وجہ، کچھ کو کہا جاتا تھا کہ اُن پر پورا اعتبار نہیں کرنا، ان میں فلاں روگ پایا جاتا ہے، فلاں روگ پایا جاتا ہے۔ جب ابتلاء کا وقت آیا تو ایک چٹان کی طرح، ایک بنیان مرصوص کی طرح، ایک جان ہو کر، اُن سب نے قربانیاں دی ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی جماعت کی عزت اور ناموس کا سر جھکنے نہیں دیا۔ کلمے کی محبت کے عَلَم کو بلند رکھا ہے اور کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ اُن کے سر پر کیا گذر جاتی ہے۔

ایسے حالات پیش آئے کہ جب کہ واقعۃً یہ خطرہ تھا کہ کلّیۃً سارے کے سارے احمدی وہاں قتل اور شہید کر دیئے جائیں گے۔ لیکن مجال ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی اُن کے پائے ثبات میں لغزش آئی ہو۔ پہلے سے بڑھ کر اُن کے عزم بلند ہو گئے۔ ہمتیں جوان ہو گئیں۔ اُن کے اندر غیر معمولی حوصلے پیدا ہوئے اور نظر پڑتی تھی تو رشک اور محبت سے نظر پڑتی تھی کہ خدا کی شان ہے کہ کوئٹے سے خدا تعالیٰ نے ایسی شاندار جماعت عطا فرما دی۔ وہ پہلے ہی تھی۔ یعنی خدا کی تقدیر اُن کے چھپے ہوئے جوہروں کو نمایاں کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس دور میں وہ سارے چھپے ہوئے جوہر نمایاں ہو گئے۔

پھر اب دوبارہ صوبہ سرحد کی طرف اس ہوا نے رُخ کیا۔ اور

مردان میں احمدی خاتون کو

بڑی شاندار قربانی کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ خالصۃً لِلّٰہ عبادت کی خاطر وہ خاتون قتل کی گئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ مقتول نہیں ہیں، مُردہ نہیں ہیں، ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئی ہیں۔ اس ساری تاریخ کو اگر آپ سمیٹنے کی کوشش کریں۔ تو سمیٹا نہیں جائے گا۔ دو تین سال کے اندر ایسی خدا نے حیرت انگیز جماعت کو قربانی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ایسی عظمتیں عطا کی ہیں

کہ اُن کو دیکھنے کے لئے ہمیشہ مڑ کر تاریخ میں جھانکا کرتے تھے۔ اب آنے والی نسلیں آپ میں ڈھونڈا کریں گی اور تلاش کے لئے اُن کو زیادہ کوشش نہیں کرنا پڑے گی۔ آپ تو آج آسمان کو قربانیوں کے ستاروں سے بھر چکے ہیں۔ اور بھرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ زور بازو سے نصیب ہونے والی سعادت

نہیں ہے۔ خدا کی خاص عطا ہے اور جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

میں جب اس مضمون پر غور کر رہا تھا تو مجھے ولی دکنی کا یہ شعر یاد آیا۔

"کہ چلی سمت غیب سے اک ہوا۔ کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخِ نہالِ دل جسے غم کہیں سو ہری رہی"

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ہوا جو جنوب سے چلی، شمال سے چلی، اس نے شمال کا رُخ کیا یا جنوب کا رُخ کیا۔ ایک ایسی ہوا تھی جس نے احمدی چمن کے سُرور کو واقعی جلا دیا۔ بہت ہی بے چینی پیدا کی۔ بے کیف کر دی زندگی۔ بے کیف کر دیا زندگی کو ان معنوں میں کہ ہر روز جماعت اپنے کسی بھائی، اپنی کسی بہن، اپنے کسی جدا ہونے والے کے دُکھ کو محسوس کرتی تھی۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت گندی اور ذلیل گالیاں دی جاتی تھیں اور جماعت کو صبر کی تلقین تھی۔ کوئی اس کے مقابل پر کچھ نہ کر سکتا تھا نہ کر سکتا تھا۔ روزانہ احمدی گھروں تک یہ گندی آوازیں پہنچائی جاتی تھیں۔ اخباروں کے منہ کالے کر دیئے جاتے تھے۔ اور یہ ایک دن کا یا دو دن کا ابتلاء نہیں تھا۔ سالہا سال تک مسلسل روزانہ یہ ظلم ہوتا رہا ہے۔

پس یہ کہنا ہرگز بے جا نہیں کہ ایک ایسی ہوا چلی ہے جس سے جماعت احمدیہ کے سُرور کا سارا چمن جل گیا۔ لیکن ایک شاخِ نہالِ دل باقی رہی ہے وہ کلمہ طیبہ کی محبت کی شاخِ نہال ہے۔ یہ ساری ہوائیں جنہوں نے سُرور کے ہر چمن کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ احمدی دلوں سے کلمۂ طیبہ کی پاک شاخِ نہال کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں۔ وہ شاخِ نہالِ دل بڑھتی رہی۔ اس کی احمدی اپنے خون سے آبیاری کرتے رہے۔ اُس پر آنچ نہیں آنے دی۔ اور آپ دیکھیں گے کہ یہی شاخِ نہالِ دل ہے جو تمام دُنیا میں ایک تنومند درخت کی صورت میں اُبھرنے والی ہے۔ اس کی شاخیں سارے عالم سے باتیں کریں گی۔ زمین کے کناروں تک پہنچیں گی۔ یہی ہے جو آپ کے مستقبل کی ضمانت ہے یہی وہ شاخِ نہال ہے

کلمہ طیبہ کی محبت کی شاخِ نہال

نے لازماً غالب آنا ہے اور ساری دُنیا کو اپنی چھاؤں تلے لے لینا ہے۔ تمام دُنیا کے پرندے اس کی شاخوں پر بیٹھیں گے۔ اس سے روحانی رزق پائیں گے۔ گرمی اور سردی سے بچیں گے۔ اور اللہ کی تسبیح اور تحمید کے گن گائیں گے۔ اور جب ساری دُنیا اس شاخِ نہال کے عظیم الشان بننے والے درخت کی چھاؤں تلے آ جائے گی تو اُن سب کی دُعائیں، اور سب کے حمد، اُن سب کے خدا کی محبت میں گائے جانے والے گیتوں میں آپ کے دلوں کی آواز شامل رہے گی۔

خدا کی تقدیر کبھی آپ کو نہیں بھولے گی۔ اُن کے ہر دل سے اُٹھنے والے نغمے میں آج کے احمدیوں کے دل کی گریہ وزاری شامل رہے گی۔ اور خدا کے پیار کی نظر سب سے زیادہ اُن گریہ وزاری کے نغموں کے نغموں پر پڑے گی۔ جو اُٹھنے والے نغموں کے وجود میں شامل ہو چکے ہوں گے بڑا ہی مبارک دور ہے۔ بڑا ہی سعید دور ہے ایسی سعادتیں آپ کو نصیب ہو رہی ہیں جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔

اس لئے ایک لمحہ کے لئے بھی تو حوصلہ نہیں ہار رہا۔ یہ نہیں کہ مجھے کبھی تھکاوٹ کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ میں تو دن بدن پہلے سے زیادہ مضبوط تر ہونے والے عزم کو دیکھتا چلا جا رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جماعت میں ایک حیرت انگیز انقلابی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ نئی مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ نئی تقویٰ آ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود میرا کام ہے کہ وقتاً فوقتاً آپ کو پھر بھی یاد دلاتا رہوں۔ اپنے ثبات میں لغزش نہیں آنے دینی۔ اپنے دین کے سر کو جھکنے نہیں دینا۔ اپنی ہمتوں کو کوتاہ نہیں ہونے دینا۔ تو کمال ہے نہ ماندے ہونا ہے جو کچھ دُنیا کے بس میں ہے وہ کر کے چلی جائے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاہراہِ اسلام کی ترقی کی راہ پر ہمیشہ ہمیش آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائیگی اور آگے ہی بڑھتی چلی جائے گی۔

پیغام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بقیہ صفحہ اوّل

یہاں تک کہ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ احمدی گھروں سے زیادہ میل جول رکھیں یا احمدیہ مراکز سے ان کا تعلق ایک سوشل تعلق بن جاتا ہے جو عید، بقرعید یا کسی خاص غمی خوشی پر اکٹھا ہونے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے ایک شدید نقصان یہ پہنچتا ہے کہ باجماعت نماز کی عادت اُٹھ جانے کی وجہ سے گھر میں نمازوں کی پابندی کا معیار بہت تیزی سے گرنے لگتا ہے۔ ایک اور شدید نقصان یہ پہنچتا ہے کہ بچے، احمدی بچوں کا ماحول نہ ملنے کی وجہ سے خالصۃً دنیا داری کے ماحول میں پرورش پانے لگتے ہیں اور اپنی اقدار سے اُن کی نظریں پھر جاتی ہیں اور دین میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی اور ایک نگاہ تغافل پیدا ہو جاتی ہے جو رفتہ رفتہ مکمل اجنبیت پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ایک اور نقصان یہ ہے کہ عالمگیر جماعت کے ساتھ رابطہ کٹ جانے کی وجہ سے اپنی عظمت کا احساس نہیں رہتا اور ایک غالب معاشرے میں اپنے آپ کو بالکل معمولی اور بے وسعت دیکھتے ہوئے عزم اور ہمت کوتاہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک ہاری ہوئی ذہنیت کا شکار ہو کر اسلامی اقدار کی خاطر جد و جہد بھی چھوڑ دی جاتی ہے اور عظیم الشان قربانی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ولولہ پیدا نہیں ہوتا اور مزاج میں ایک بے مروتی سی پیدا ہونے لگتی ہے۔

اس قسم کے خطرات جس قدر جماعت کو امریکہ میں درپیش ہیں دنیا میں کسی اور ملک میں نہیں کیونکہ اس پر مستزاد وہاں کی مادی ترقی ہے جو فلک بوس عمارتوں کی طرح انسان پر اپنی ہیبت طاری کر دیتی ہے اور دلوں پر رعب دجال پیدا ہو جاتا ہے جس سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے خصوصیت سے دُعا مانگی تھی کہ

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال

پس ان سب امور پر نظر رکھتے ہوئے ان گھروں کی فکر کرنی چاہیئے اور ان کیلئے چارہ جوئی کرنی چاہیئے۔ اگر یہ جماعت کی شہادت کی آنکھ سے کٹے رہے تو دُنیا کی ہلاکتوں سے کئی قسم کے خطرات انہیں پیش رہیں گے اور ان کی اولادوں پر خصوصیت سے سخت مہلک اثر پڑے گا۔ دیگر امور کے علاوہ ان سب باتوں کا علاج تبلیغ پر زور دینا ہے اور گھروں میں نماز باجماعت پر غیر معمولی توجہ دینا ہے۔

پس میں اُمید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ امریکہ ان ہر دو پہلوؤں پر خصوصی جد و جہد کرے گی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے اور اس کے فرشتے احمدی گھروں کے محافظ اور نگران بن جائیں۔ اور احمدی گھروں پر اس آیت کے مضمون کا تمام تر خیر و برکت کے ساتھ اطلاق ہو۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (الرعد ۱۰)

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

(مرزا طاہر احمد)

خلیفۃ المسیح الرابع

اعلانِ نکاح

مورخہ ۶-۶-۸۶ کو بعد نماز مغرب مکرم شیخ حلیم الدین صاحب ابن مکرم مولوی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن کیرنگ کا نکاح عزیزہ رابعہ بصری بنت مکرم محمود خان صاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری اڈیشہ کے ساتھ بعوض مبلغ گیارہ ہزار پانچ روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی بشارت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے مسجد احمدیہ کیرنگ میں پڑھا۔ اسی خوشی میں موصوف نے مختلف مدات میں ۲۳/- روپے ادا کئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار۔ انیس الرحمٰن خان صدر جماعت احمدیہ کیرنگ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

۱۰-۱۱-۱۲ اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا! انشاء اللہ العزیز

لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۰-۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے

"اجتماع کے انعقاد کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ انڈیا میں احمدیت کی قبولیت کے آثار ہیں۔ اور یہ ایک انقلابی دَور ہے۔"

تمام لجنات سے گذارش ہے کہ اس پہلے سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دُعاؤں کے ساتھ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

رپورٹیں بھجوانے والی خوش نصیب مجالس

بدر مجریہ ۲۲ مئی ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۱ پر اور رسالہ دوماہی مشکوٰۃ کی اشاعت بابت ماہ مئی و جون ۱۹۸۶ء صفحہ ۲۲ پر بھارت کی اُن مجالس کے اسماء شائع ہوئے ہیں جو باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹیں بھجوا رہی ہیں یا ان کی طرف سے بعض شعبہ جات میں کارکردگی کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ یہی رپورٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بغرض ملاحظہ و دُعا اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھجوائی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پُر درد پیرور اور حوصلہ افزا جواب موصول ہوا ہے وہ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ جو مجالس دفتر مرکزیہ سے کسی قسم کی بھی خط و کتابت نہیں کر رہیں ان کے لئے یقیناً لمحہ فکریہ ہے۔ اُمید ہے ایسی مجلس بھی اس طرف خصوصی توجہ دے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کی وارث بنیں گی۔

حضور فرماتے ہیں:-

لندن
۱۶-۰۵-۸۶

پیارے عزیز منیر احمد صاحب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط محررہ ۳۰-۴-۸۶ جس میں آپ نے بعض مجالس کی رپورٹ ارسال کی ہے ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے ان سب مجالس کے عہدیداران کو اس سے بڑھ کر اخلاص اور پیار کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو ذمہ داری اس وقت جماعت پر تبلیغ و تربیت کی ہے۔ اُس کو احسن رنگ میں بجا لا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ سب کو میرا محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے امن و سکون والی زندگی عطا کرے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

والسلام

خاکسار دستخط (مرزا طاہر احمد)
خلیفۃ المسیح الرابع

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

قسط نمبر (۳)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(داعی الی اللہ)

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۷) اہلِ طائف کے ظالمانہ سلوک کے بعد پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مطعم بن عدی کی مدد سے مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کا طواف کر کے گھر تشریف لے گئے۔ قریش مکہ کی اشد ترین مخالفت اور اہلِ طائف کی ایذا رسانی ایسی تھی کہ بظاہر ان کے مسلمان ہونے کی بہت کم اُمید نظر آتی تھی۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ دن بدن عرب کے قبائل کی طرف پھرتی جاتی تھی۔ چونکہ حج کے ایام میں دُور دراز علاقہ سے لوگ مکہ میں آتے تھے۔ اور حرمت والے مہینوں میں عکاظ۔ مجنہ اور ذوالمجاز کے میلوں میں بھی عرب قبائل کی نمائندگی ہوتی تھی۔ لہذا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مواقع سے فائدہ اُٹھا کر عرب قبائل کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ بعض اوقات آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت علی رضؓ بھی ہوتے تھے۔ قریش مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تبلیغی سرگرمیوں میں بھی روڑے اٹکانے شروع کر دیئے۔ کیونکہ قریش کے نزدیک عرب قبائل کا مسلمان ہونا ایسا ہی مضر تھا جیسا کہ اہلِ مکہ کا۔ چنانچہ جہاں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے، ابولہب جو آپؐ کا حقیقی چچا تھا آپ کے پیچھے ہو لیتا۔ اور جہاں بھی آپ توحید کا اعلان فرماتے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے یہ شور کرنے لگتا اور لوگوں سے کہتا کہ اس کی بات نہ سنو۔ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے اور ہمارے دین میں بگاڑ کرنا چاہتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے کہ گھر کا ہی آدمی مخالفت کرتا ہے تو پھر وہ تتر بتر ہو جاتے۔ اور ابوجہل تھا کہ اس نے تو اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جدھر جاتے آپ کا تعاقب کرتا اور آپ کے جسم مبارک پر دھول ڈالتا اور جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وعظ فرماتے تو لوگوں سے کہتا کہ لوگو! اس کے فریب میں نہ آنا کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ تم لات اور عزیٰ کی پرستش چھوڑ دو۔

ایک دفعہ آپ بنو عامر بن صعصعہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر آپؐ کے پیچھے کوئی مخالف قریش نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے کھل کر توحید کی تبلیغ کی اور اُنہیں اسلام کی دعوت دی۔ جب آپ پیغام پہنچا کر فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک شخص فراس نامی بولا کہ اگر یہ شخص میرے ہاتھ آجاوے تو میں تمام عرب کو فتح کروں اور پھر آپؐ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ:۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تم اپنے مخالفوں پر غالب آگئے تو تمہارے بعد حکومت اور خلافت ہم کو ملے گی یا نہیں؟"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خلافت اور حکومت کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔"

فراس نے کہا:۔

"خوب! تمام عرب کے سامنے سینہ سپر ہو کر ہم لڑیں اور حکومت غیر کے ہاتھ میں جاوے۔ جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔"

اس طرح بنو عامر بن صعصعہ بھی ایمان کی دولت سے محروم ہو گئے۔

ان سخت ترین ایام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے مختلف قبائل کا تبلیغی دورہ فرمایا اور بنو عامر بن صعصعہ کے علاوہ بنو محارب۔ فزارہ۔ غسان ذہل۔ حنیفہ۔ سلیم۔ عبس۔ کندہ کلب۔ حارث۔ عذرہ اور حضارمہ وغیرہ کو باری باری اسلام کی طرف بلایا۔ مگر سب نے انکار کیا۔

اب حالت یہ تھی کہ ایک طرف قریش اسلام کے سخت دشمن تھے اور ہر وقت اسلام کو نیست و نابود کرنے کی فکر میں سرگرداں تھے اور دوسری طرف اہل طائف نے رسولِ خدا کے ساتھ صرف خدا کا نام لینے پر وہ ظالمانہ سلوک کیا کہ آپ زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر گر گئے باقی رہے عرب کے قبائل تو انہوں نے بھی قریش کے قدم پر قدم مارا اور حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اسلام کا یہ وہ دَور تھا کہ دشمن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی مشن کو ہر طرح سے کچل دینا چاہتا تھا اور اسلام کو ہمیشہ ہمیش کے لئے نابود کر دینا چاہتا تھا۔ مگر اسلام خدائے واحد لاشریک کا بھیجا ہوا دین تھا اور اس کے قیام اور حفاظت کی ذمہ داری بھی اُسی نے لی تھی لہذا ایسے زمانہ میں قادر مطلق خدا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ہی پُر شوکت اور پُر رعب الفاظ میں آئندہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کی خوشخبریاں دیں اسلام کے غلبے سے متعلق ان الٰہی بشارتوں کو جب کفار مکہ نے سُنا تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ کیونکہ اُنہیں یہ یقین تھا کہ اسلامی چشمہ کے پانی کو ایک طرف سے قریش مکہ نے اور دوسری طرف سے اہلِ طائف نے اور باقی اطراف سے عرب کے قبائل نے باہم مل کر بند کر دیا ہے۔ اب اس کے آگے بہاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ ان کے بند کا وہ کنارہ جو یثرب کی طرف تھا یکایک ٹوٹ گیا اور اسلام کے چشمہ کا پانی یثرب کی طرف بہ نکلا۔

(۸) یثرب مکہ کے شمال کی طرف قریباً اڑہائی سَو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ الرسول پڑ گیا اور پھر دھیرے دھیرے مدینہ مشہور ہو گیا۔ مذہب کے اعتبار سے اس کی آبادی دو حصّوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ایک مشرک تھے اور دوسرے یہودی۔ مشرکوں کے دو گروہ تھے ایک اوس کہلاتا تھا اور دوسرا خزرج۔ یہی دو قبیلے تھے جنہیں اسلام لانے کی سعادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں پناہ دینے کے باعث یہ انصار کے نام سے موسوم ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ معمول ایک مرتبہ اشہر حرم کے اندر عرب قبائل کا دَورہ فرما رہے تھے کہ اچانک آپؐ کی نظر چند آدمیوں پر پڑی جو قبیلہ اوس سے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور توحید کا وعظ کر کے اسلام کی دعوت دی۔ ان میں ایک نوجوان شخص جس کا نام ایاس تھا بے اختیار بول اُٹھا کہ خدا کی قسم جس طرف یہ شخص ہم کو بُلاتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ مگر اس گروہ کے سردار نے سختی کے ساتھ اسے خاموش کرا دیا۔ اس طرح قبولِ حق کی کسی کو توفیق نہ ملی۔

مگر اس کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۱ نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یثرب والوں سے پھر ایک جگہ ملاقات ہو گئی۔ جب آپ نے ان سے ان کی خیریت دریافت فرمائی اور ان کے حسب و نسب کے متعلق پُوچھا تو معلوم ہُوا کہ یہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے حج کے لئے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سُن سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں فرمائیے۔ آپ بیٹھ گئے اور اُنہیں اسلامی تعلیم کی طرف دعوت دی اور قرآن مجید کی چند آیات سُنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے ایکدوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ "کہیں یہود ہم سے سبقت نہ لے جائیں"، سب نے اسلام قبول کر لیا یہ چھ اشخاص تھے:۔

اسعد بن زرارہ۔ عوف بن حارث۔ رافع بن مالک۔ قطبہ بن عامر۔ جابر بن عبداللہ اور عقبہ بن عامر۔

اسلام لانے کے بعد یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر رخصت ہوئے اور جاتے وقت کہا کہ ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیا عجب کہ اللہ آپ کے ذریعہ ہم کو پھر پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اس طرح یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

پھر اگلے سال یعنی ۱۲ نبوی میں جب حج کا موقعہ آیا تو آپ نہایت شوق کی حالت میں گھر سے نکلے اور منیٰ کے پاس عقبی میں اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ اچانک آپ کی نظر اہلِ یثرب پر پڑی۔ جنہوں نے آپ کو دیکھ کر نہایت محبت اور اخلاص سے آپ کا استقبال کیا۔ اس بار یہ بارہ احباب تھے جو ہر دو قبیلہ اوس اور خزرج میں سے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے الگ ہو کر ملاقات فرمائی اور انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور

اس بار سب نے باقاعدہ آپؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ یہ بیعت تاریخ میں بیعتِ عقبیٰ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

پھر اگلے سال ۱۳ نبوی میں حج کے موقعہ پر اوس اور خزرج کے ۷۲ اشخاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے مدینہ سے آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی۔ چنانچہ آپؐ نے ان سے ملاقات کے لئے رات کا وقت مقرر فرمایا اور فرمایا کہ یہ ملاقات عقبیٰ کی گھاٹی میں ہوگی تاکہ قریشِ مکہ کو اس کی اطلاع نہ ہو چنانچہ آپ مقررہ وقت پر اپنے چچا حضرت عباسؓ کو اپنے ہمراہ لے کر پہنچ گئے۔ ادھر سے یثرب کا قافلہ بھی آپہنچا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قافلہ کے مابین آپؐ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بارہ میں گفتگو ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام ذمہ داریوں سے انہیں آگاہ کیا جو ہجرت کے نتیجہ میں مدینہ پہنچنے پر ان پر عائد ہونی تھیں۔ دورانِ گفتگو عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ ان ذمہ داریوں کی بجا آوری کے نتیجہ میں ہم کو کیا ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا' رضوان اللہ اور جنت' عبداللہ بے اختیار بولے۔ تو بس اب پھر سودا ہو گیا۔ سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب بیعت ہو چکی تو آپؐ نے ان ۷۲ افراد میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے اور ان کو اپنے اپنے قبیلہ کا نگران مقرر فرمایا اور تبلیغ کے متعلق ہدایات دیں اور اس طرح اس مجلس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

جب یہ قافلہ مکہ سے مدینہ پہنچا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ جو جا سکتے ہوں' یثرب کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں سوائے معدودِ چند کے قریباً سب مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ جب مہاجرین مدینہ پہنچے تو انصار نے بڑی گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا اور انہیں اپنے گھروں میں بطور مہمان ٹھہرایا۔ انصار نے مہاجرین کے ساتھ اپنے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر حسنِ سلوک کیا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین کو انصار کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں تھے۔ ایک طرف قریشِ مکہ دارالندوہ میں پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ تیار کر رہے تھے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے خلاف قریش کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملانے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ٥

ترجمہ۔ اور یاد کر جب کفار تیرے متعلق منصوبے تیار کرتے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا جلاوطن کر دیں اور خوب منصوبے گانٹھ رہے تھے۔ مگر اللہ نے اپنی جگہ تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

چنانچہ رات سخت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ظالم قریش ننگی تلواروں کے ساتھ آپ کے مکان کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور انتظار تھا کہ صبح ہو تو آفتابِ رسالت کو ہمیشہ کے لئے غروب کر دیا جائے۔ ادھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسی کے منصوبہ اور منشاء کے مطابق گھر سے نکل پڑے اور اور خونخوار ظالموں کے درمیان سے نکل گئے اور ان کو خبر تک نہ ہوئی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے ساتھ ملے اور دو افراد پر مشتمل یہ قافلہ مکہ سے مدینہ کی طرف چل پڑا۔

آٹھ روز کے تیز سفر کے بعد راستہ میں مختلف جگہ ٹھہرتے ہوئے ۱۲ ربیع الاول ۱۴ نبوی کو پیر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے پاس پہنچے۔ ادھر اہل یثرب کو آپؐ کی روانگی سے متعلق خبر پہنچ چکی تھی۔ وہ ہر روز مدینہ سے باہر آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے اور انتظار کرتے مگر جب دھوپ تیز ہونے لگتی تو مایوس ہو کر واپس لوٹتے۔ اس دن بھی یہی ہوا لیکن اچانک ایک یہودی نے جو ایک بلند مقام پر کھڑا تھا دور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آتے دیکھا تو زور سے پکار کر کہا "اہلِ عرب جس کی تم راہ دیکھتے ہو وہ یہ آتا ہے۔"

محبوبِ الٰہی کے فدائیوں کے کان میں یہ آواز ابھی پہنچی ہی تھی کہ مدینہ کا میدان تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

(۹) مدینہ میں قیام فرما ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی مشرکین کو جو اب تک ایمان کی دولت سے محروم تھے۔ اسلام کی دعوت دی۔ ابھی مدینہ میں آئے ہوئے چند ہی دن گزرے تھے کہ آپ کی تبلیغ سے بہت سے لوگ ایمان لائے اور اب مدینہ دنیا کا پہلا شہر تھا جس میں خالصۃً خدائے واحد کی عبادت قائم کی گئی اور اس وقت دنیا کے پردہ پر اس شہر کے سوا اور کوئی شہر یا گاؤں خالصۃً خدائے واحد کی عبادت کرنے والا نہیں تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کتنی بڑی خوشی اور کتنی عظیم الشان کامیابی تھی کہ خدا نے آپ کے ذریعہ سے ایک شہر کو پورے طور پر خدائے واحد کا پرستار بنا دیا جس میں کسی اور بت کی پوجا نہیں کی جاتی تھی۔

مدینہ میں تشریف آوری کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ایک تاریخی مسجد کی بنیاد رکھی جو گویا نماز کے علاوہ اہم دینی کاموں کی بجا آوری اور تبلیغِ اسلام مرکز تھا۔

اب تک اسلام میں داخل ہونے والوں میں غالباً مسیحی تو تھے مگر یہودی کوئی نہ تھا۔ ہجرت کے بعد یہودیوں میں سے بہت تھوڑے سے لوگ ایمان لائے اور یہ قوم بھی بالکل محروم نہیں رہی۔ سب سے پہلا یہودی جو مشرف باسلام ہوا اس کا نام حصین بن سلام تھا۔ یہ شخص مدینہ میں اپنے علم و فضل کی وجہ سے بہت اثر رکھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ اسی زمانہ میں سلمان فارسیؓ بھی اسلام لائے جو ابتداء میں زرتشتی مذہب کے پیرو تھے۔ یہ وہی سلمانؓ تھے جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ سلمانُ مِنّا اھل البیت۔ نیز امام مہدی کے ظہور کی بشارت بھی انہیں کے کندھے پر ہاتھ رکھ دی تھی۔ انہی ایام میں خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کو بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ اسلام میں ان دونوں کے کارنامے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

(۱۰) مبلغِ اعظم سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ سال تک توحید کی منادی کی اور اس کی خاطر ظالم قریش نے اس قدر دکھ دیا کہ اگر کوئی اور ہوتا تو بلاشک و شبہ خودکشی کر لیتا۔ ہر ظلم و ستم جو قریش کر سکتے تھے کیا۔ حتیٰ کہ جینا دوبھر کر دیا۔ آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تاکہ امن و سکون سے اپنے مولیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ وطن چھوڑ دیا۔ مگر وطن کے ظالموں اور خونخواروں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ یہاں بھی تبلیغِ حق کی اجازت نہ دی۔ ہجرت سے لے کر صلح حدیبیہ تک قریباً چھ سال تک مختلف غزوات اور جنگوں میں آپؐ کو گھسیٹا۔ مگر یہ غزوات اور جنگیں کیا آپؐ کو اپنے فرضِ منصبی سے غافل کر سکے؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ جب بھی ظالموں نے آپ کے لئے جنگ کا میدان ہموار کیا اور چاہا کہ اس کے ذریعہ توحید اور توحید کے علمبرداروں کے نام و نشان تک کو مٹا دیں تو تاریخ شاہد ہے کہ خدائے واحد و یگانہ کے اس عاشقِ صادق نے اسی میدانِ جنگ کو توحید اور توحید کے علمبرداروں کی عظمت کا نشان بنا دیا۔

چنانچہ ہجرت کا تیسرا سال تھا اور شوال کا مہینہ۔ کفارِ مکہ نے احد کے میدان میں تین ہزار کے لشکرِ جرار کے ساتھ توحید اور توحید کے علمبرداروں کے خلاف جنگ کی کمند ڈال دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی کماحقہ پیروی نہ کرنے کی وجہ سے اسلامی لشکر کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے۔ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں سے جب خون بہہ رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا۔

"کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْہَ نَبِیِّہِمْ بِالدَّمِ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی رَبِّہِمْ" (ابن ہشام)

کہ وہ قوم کس طرح نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو اس کے خون سے رنگ دیا۔ اس جرم میں کہ وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ احد کے درہ میں تشریف فرما تھے لڑائی ختم ہو چکی تھی۔ کفار کے لشکر میں یہ بات عام ہو چکی تھی کہ نعوذ باللہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے قتل کر دیا ہے۔ ابوسفیان مسلمانوں کے اس مجمع کے قریب آ کر بولا کہ مسلمانو! کیا تم میں محمد (صلعم) ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرمایا پھر اس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نسبت پوچھا۔ پھر بھی آپؐ نے خاموش رہنے کا حکم دیا۔ کیونکہ جواب دینا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ کفار کا پلہ بھاری تھا بہت ممکن تھا ابوسفیان دوبارہ حملہ آور ہو جائے اور زخمی جانیں تلف ہو جائیں۔ غرض جواب دینا کسی بھی حالت میں درست نہ تھا۔ جب مسلمانوں کی طرف سے ابوسفیان کو کوئی جواب نہ ملا۔ تو فخریہ انداز میں کہ اُعْلُ ھُبَل، اُعْلُ ھُبَل کا نعرہ لگایا۔ توحید کے مقابلہ میں بت کی بلندی کی آواز کان میں پڑنی تھی کہ خدا کا عاشق تڑپ اٹھا اور فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے' پکارو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ کے نعروں سے احد کی فضا گونج اٹھی

(باقی)

رمضان المبارک کے لیل و نہار

★ مکرم کے شفیق احمد صاحب تیماپور تحریر کرتے ہیں کہ تیماپور میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں نماز تراویح ہوتی رہی اور باقاعدہ درس اور خطبات سنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ۲۹ر رمضان المبارک کو اجتماعی دعا کرائی گئی جس میں پاکستان کے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے درد دل سے دُعا کی گئی۔ احباب جماعت نے اس بابرکت ایام سے پورا پورا استفادہ کیا۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔

☆ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں کیرنگ میں ہر سہ مساجد میں نماز تراویح اور نماز تہجد کا انتظام رہا۔ درس قرآن مجید اور احادیث کا بھی انتظام تھا۔ ۵ دوستوں کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۰-۶-۸۶ کو مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔

☆ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ علاقہ ورنگل تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ماہ صیام میں علاقہ ورنگل میں نومبائعین کی خصوصی طور پر تربیت کی گئی۔ رمضان المبارک کے برکات و فیوض سے بذریعہ درس و تدریس ان کو آگاہ کیا گیا۔ قرآن کریم کی کثرت کے ساتھ تلاوت کی گئی۔ تراویح کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح نومبائعین اللہ کے فضل کے ساتھ روزے بھی رکھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم عثمان صاحب صدر جماعت کنڈلہ گاہ بیگاہ مسجد میں افطار سے قبل خلیفۂ وقت کے خطبہ کے کیسٹ سناتے۔ جماعت احمدیہ کے علاقہ ورنگل میں نفوذ سے قبل نومبائعین کبھی بھی روزہ وغیرہ نہیں رکھے تھے۔ احمدیت کی برکت کے طفیل یہ لوگ صرف نمازی ہی نہیں بنے بلکہ روزہ دار بھی بن گئے۔ اللہ تعالےٰ ان نومبائعین کو استقامت دے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نماز عید میں بہت سارے غیر احمدی زیر تبلیغ دوست خاکسار کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

★ مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سورو تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۰-۶-۸۶ عید کے دن واردھا ناتھ منڈال میں زیر صدارت مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ عید ملن کی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں شہر کے معزز ہندوؤں کو دعوت دی گئی۔ شری بینارجی صاحب اور شری کارتیک چندر مہاپاتر مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خالد حسین صاحب نے تقریب کی غرض و غایت بیان کی اور مکرم رحمت اللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر مطیع الرحمٰن صاحب نے فلسفہ عید پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ شری بینارجی صاحب اور شری کارتیک مہاپاتر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایسی تقریب کو بار بار منعقد کرنے کے لئے زور دیا۔ اور آپس میں رواداری و بھائی چارگی قائم رکھنے کی تلقین کی۔ بالآخر صدر جلسہ کی تقریر اور دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے علاوہ مورخہ ۱۳-۶-۸۶ کو باریک پورناجی میں گیا وہاں پر مسلمان بھائیوں کو پیغام حق پہنچایا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مساعی کے خوش کن نتائج پیدا کرے۔

★ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک میں خاکسار بعد نماز عشاء تراویح پڑھاتا رہا۔ اور کبھی کبھی مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت بھی نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ خدا کے فضل سے احباب، مستورات اور بچے دلچسپی سے شریک ہوتے رہے سحر کے لئے جگانے والوں کی آواز سُن کر احباب بیدار ہوتے اور نماز تہجد کے لئے بعض احباب مسجد میں بھی آتے۔ نماز فجر کے بعد خاکسار درس قرآن مجید دیتا رہا جو کہ تفسیر صغیر سے دیا جاتا رہا۔ اسی طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو اعتکاف بیٹھنے کی توفیق دی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔

★ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ بھاگلپور تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں روزانہ بعد نماز فجر و عصر علی الترتیب قرآن و حدیث و کتاب ذکر الٰہی کا درس اور باجماعت نماز تہجد و نماز تراویح ہوتی رہی جو خاکسار پڑھاتا رہا۔ ہر جمعہ اور اتوار کو مسجد احمدیہ بھاگلپور میں اجتماعی افطاری ہوتی رہی اور جمعۃ الوداع کے روز اجتماعی کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ ۲۹ر رمضان المبارک کو عید کا چاند نظر آنے پر ۹ر جون کو عید کی بابرکت تقریب منائی۔ عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی بعدہٗ خطبہ دیا۔ اور اجتماعی دُعا کرائی۔ بعد دُعا احباب جماعت آپس میں مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ ✦

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کردیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کردیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۲۵۰/- روپے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اب بھی ہم خدا تعالیٰ کے خاص انعامات حاصل کرسکتے ہیں

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس زمانہ کے مامور اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کو اسلام کے احیاء نو اور اس کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ہمارے ملک اور زمانہ میں بھیجا اور جہاں لاکھوں کروڑوں انسان ہمارے ملک میں بھی اس مقدس انسان کی شناخت سے محروم رہ گئے وہاں ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ہم نے اس آسمانی آواز کو سُنا اور اس کو قبول کرکے اسلام کو دوبارہ زندگی اور اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیا۔

پھر اللہ تعالےٰ نے ہمیں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے اور تحریک جدید کے جہاد عظیم میں شامل ہونے کی توفیق بخشی جس کے متعلق خود حضورؓ نے فرمایا ہے کہ :-

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"

پس میں مجاہدین تحریک جدید اور احباب جماعت سے خاص طور پر اور احباب جماعت سے اجتماعی طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ موجودہ نازک حالات میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس فرمائیں اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو توفیق عطا کرے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قسط نمبر (۳)

منظوری قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین کرام کی اکتوبر ۱۹۸۶ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ احباب جماعت بالخصوص خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے قائد صاحب سے بھرپور تعاون دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام قائدین کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

فہرست قائدین کرام

مکرم محمد مسعود احمد صاحب پاکوڑ بہار
" یوسف شریف صاحب سمروب کریانگ
" استاد محمد حمید اللہ صاحب گلبرگہ "
" ایم اے مظفر احمد صاحب مرکرہ "
" محمد حمید اللہ صاحب حیدر آباد آندھرا
" محمود مظفر احمد صاحب جڑچرلہ "

مکرم نورالدین صاحب کرڑولی اڑیسہ
" مشتاق احمد صاحب ڈنی اونہ نگام کشمیر
" راجہ منظور احمد خان صاحب اندرہ "
" منصور خالق صاحب جلیلہ پی ایڈ نونہ سی "
" محمد رفیق صاحب ٹیلر ماسٹر رشی نگر "
" میر عبدالرحمن صاحب ڈلیلہ پی ایڈ یاری پورہ "
" محمد سلیم صاحب ندیلہ کانزیٹیٹ اسلام آباد کھنہ بل کشمیر۔

مطالعہ کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضور علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اسی لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے لائحہ عمل میں حضور کی کتب کا مطالعہ لازمی قرار دیا ہے۔ ماہ مئی تا جولائی میں مطالعہ کے لئے کشتی نوح مقرر کی گئی ہے جملہ خدام اس کا مطالعہ کریں قائدین کرام بھی ماہانہ رپورٹ میں باقاعدہ اس امر کا ذکر کیا کریں کہ ان کی مجلس کے کتنے خدام نے اس میں شرکت کی ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

(۱):- خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حکیم محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے نیز والدین کی اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز خاکسار کے خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ حفیظ احمد الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲):- خاکسار کے والد مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ کی ایک آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے والد صاحب کے آپریشن کی کامیابی نیز صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ قریشی عبدالحکیم گلبرگہ

(۳):- عزیزم راجہ ارشد احمد خلف ارجمند مکرم راجہ فضل الرحمن صاحب بھاؤ پورہ اور سری نگر میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ شہید شیخ ٹاک یاری پورہ کشمیر

(۴):- مکرم محمد حسین صاحب ڈنی پورہ سے اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ افضال الٰہی کے حصول کے لئے۔ نیز اپنے بچوں کی نیک صالح خادم دین بننے اور کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ [illegible]

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۶ء تا اپریل ۱۹۸۹ء (ہجرت ۱۳۶۵ ہش تا شہادت ۱۳۶۸ ہش) تک کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو احسن رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ ٹیلی چیری:-

صدر جماعت ..... مکرم ایم کنہا مو صاحب
سیکرٹری مال ..... " این اے بشیر صاحب

پینیر یر

صدر جماعت ..... مکرم اے بشیر الدین صاحب
سیکرٹری مال ..... " اے عبدالرشید صاحب
" تبلیغ و تربیت ..... " کے پی بشیر احمد صاحب
" تعلیم ..... " پی پی محمد صاحب
جنرل سیکرٹری ..... " ٹی خالد صاحب
سیکرٹری ضیافت / رشتہ ناطہ " اے عبدالقدوس صاحب

کشن گڑھ

صدر جماعت ..... مکرم دلاور علی خان صاحب
نائب صدر ..... " جمال الدین صاحب
سیکرٹری مال ..... " یعقوب علی صاحب
" تبلیغ ..... " بابو عبدالکریم صاحب
" ضیافت ..... " علی خان صاحب

منارگھاٹ

صدر جماعت ..... مکرم ایم کے محمد صاحب
جنرل سیکرٹری ..... " ایم کے عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ..... " کے عبدالقیوم صاحب
" تعلیم ..... " اے کنجی احمد صاحب
" ضیافت ..... " ایم کے حیدرو ماسٹر صاحب
" رشتہ ناطہ ..... " اے کیو مسلم صاحب

مونگھیر

صدر جماعت ..... مکرم ظفر احمد صاحب
سیکرٹری مال ..... " عین العارفین صاحب
" تعلیم تربیت ..... " زاہد کریم صاحب
قائد ..... " قاسم احمد صاحب

سملیہ

صدر جماعت ..... مکرم قمر الہدیٰ صاحب
سیکرٹری تبلیغ ..... " عبداللطیف صاحب
" مال ..... " عبدالحمید صاحب

سنگڈوڑی

صدر جماعت ..... مکرم ایم ابراہیم صاحب

نائب صدر ..... مکرم سی کنہا عبداللہ صاحب
جنرل سیکرٹری ..... " بی محمود احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجیہ " بی عبدالحمید صاحب
" مال ..... " بی احمد صاحب
" اصلاح و ارشاد ..... " این کنہا احمد ماسٹر صاحب
" تعلیم ..... " بی عبدالرحمن صاحب
" تحریک جدید ..... " اے سلیمان صاحب
" وقف جدید ..... " ایم این عبداللہ صاحب
" امین ..... " شفیع احمد صاحب
" ضیافت ..... " ایم ابراہیم کٹی صاحب
" رشتہ ناطہ ..... " بی حبیب احمد صاحب
" جائیداد ..... " سی ایچ عبدالغفور صاحب
آڈیٹر ..... " اے پی وی عبدالرحمن صاحب

کوڈالی

صدر جماعت ..... مکرم ٹی کے سلیمان صاحب
سیکرٹری مال ..... " سی برکت اللہ صاحب
جنرل سیکرٹری ..... " وی پی عبدالجلیل صاحب
سیکرٹری امور عامہ ..... " وی پی محمد صاحب
" تعلیم ..... " سی مبارک احمد صاحب
" اصلاح و ارشاد ..... " ایم محی الدین کویا صاحب
" ضیافت ..... " وی پی عبدالجلیل صاحب

نارائن گیری

صدر جماعت ..... مکرم فقیر محمد صاحب
سیکرٹری مال ..... " محمد قاسم صاحب

پالاکرتی

صدر جماعت ..... مکرم محمد باشاہ صاحب
سیکرٹری مال ..... " شہاب الدین صاحب
" تبلیغ ..... " یعقوب علی صاحب
" امور عامہ ..... " صاحب علی صاحب

کاٹراپلی

صدر جماعت ..... مکرم محمد مدار صاحب
سیکرٹری تبلیغ ..... " محمد حسین صاحب
" مال ..... " برکت علی صاحب
" امور عامہ ..... " رحمت اللہ صاحب

کنڈورہ:- صدر ..... مکرم محمد ختیار صاحب
سیکرٹری تبلیغ ..... مکرم محمد مدار صاحب
" مال ..... " نورالدین صاحب
" امور عامہ ..... " محمد اسمٰعیل دلاور قاسم صاحب

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۳۷۸۲۱ — میں زاہدہ خاتون زوجہ مکرم محمد ریاض احمد صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ——— ۲۰۰۰

نقدی ——— ۵۰۰

کل میزان ——— ۲۵۰۰

اس کے علاوہ خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ریاض احمد	زاہدہ خاتون	سید مجید عالم صدر جماعت

وصیت نمبر ۳۷۸۳۱ — میں خالدہ بیگم زوجہ مکرم محمد ابراہیم صاحب رشید قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی ٹیکہ وزنی نصف تولہ قیمت ——— ۱۰۰۰ روپے

〃 نقری پازیب وزنی $\frac{1}{2}$ ۱۲ تولہ قیمت ——— ۵۰۰ 〃

حق مہر بذمہ خاوند ——— ۲۰۰۰ 〃

میزان ——— ۳۵۰۰

اس کے علاوہ خاوند کی طرف سے مجھے بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد عادل رشید	خالدہ بیگم	سیّد جاوید عالم

وصیت نمبر ۳۷۸۴۱ — میں صالحہ خاتون زوجہ مکرم سیّد اقبال احمد صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ——— ۲۰۰۰ روپے

نقدی ——— ۵۰۰ 〃

میزان ——— ۲۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اصغر حسین	صالحہ خاتون	سید [illegible]

وصیت نمبر ۳۷۸۵۱ — میں [illegible] خاتون زوجہ مکرم محمد شہاب صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ روپے اس کے علاوہ مجھے خاوند کی طرف سے پچیس (۲۵/-) روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن [illegible] قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید جاوید عالم	[illegible] خاتون	سید مجید عالم

وصیت نمبر ۳۷۸۶۱ — میں [illegible] زوجہ مکرم سیّد ہارون رشید صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور۔ نکلس۔ کڑے۔ [illegible]۔ انگوٹھی کا وزن چھ تولے بحساب دو ہزار فی تولہ کل قیمت ——— ۱۲۰۰۰

حق مہر بذمہ خاوند ——— ۶۰۰۰

نقری پازیب وزنی پانچ تولے [illegible] ——— ۲۰۰

میزان ——— ۱۸۲۰۰

اس کے علاوہ مجھے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سیّد ہارون رشید	[illegible]	سیّد حمید عالم

وصیت نمبر ۳۷۸۷۱ — میں [illegible] محمد ولد فرحت جمیل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہر ڈاکخانہ ملہر ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{86}$.۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری سالانہ آمد اندازاً -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا (جو بھی ہو گی) $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری جائیداد [illegible] ایکڑ زرعی زمین ہے۔ اور ملہر میں رہائشی مکان ہے [illegible]

میں جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

زمین زیلیتا سوا ایکڑ قیمتی ...... ۳۵۰۰۰ روپے

اور موجودہ مکان کی قیمت اندازاً ...... ۱۰۰۰۰ "

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نسیم احمد	مختار احمد	سید صباح الدین الیکٹر

وصیت نمبر ۸ ۸ ۷ ۴ ۱: — میں ۔۔۔ طاہرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ منظور احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بخاری ڈاکخانہ ملاری ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی۔ ٹاپس وزنی نصف تولہ بحساب ۲ ہزار روپے تولہ قیمتی ۱۰۰۰

حق تیس ہزار روپے کے بدلہ میں مجھے میرے خاوند نے ۷ ایکڑ ۱۷ ڈسمل زمین دیا ہے جس کی موجودہ قیمت ۵۶۰۰۰

میزان ۵۷۰۰۰

یہ زمین موضع ڈاکہ میں تھانہ ۵۳ میں ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

تھانہ	خسرہ	ڈسمل	ایکڑ	
۳۰	۲۲۱ / ۲۳-۲۰	۲۵	۵	دھنر
۳۰	۲۶۱ / ۱۴۲	۲۰	-	"
۳۰	۱۱۷ / ۱۴۳	۳½	-	تالاب
۳۰	۲۱۸ / ۱۴۲۰-۱۴۲۲	۴۴½	-	دھنر

میزان ۷۲ — ۲

نیز میری سالانہ آمد از جائیداد مبلغ آٹھ ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ ۔۔۔ کا ۱/۱۰ حصہ ۔۔۔ تمام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔۔۔ کو ادا کرتی رہوں گی۔ نیز جائیداد کی آمد کے علاوہ مجھے میرے خاوند محترم کی ۔۔۔ سے چالیس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی نیز اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منظور احمد خاوند موصیہ	علیمہ طاہرہ بیگم	ایس ایم عثمان سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۷۹۰ ۴ ۱: — میں بشریٰ منیر زوجہ مکرم سید منیر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگلپور تاتار پور ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیورات۔ چوڑی دو عدد۔ گلے کا لاکٹ ۲ عدد۔ ہار دو عدد۔ کان کی بالی دو جوڑ۔ جھمکا ایک عدد۔ ٹاپس ایک عدد۔ انگوٹھی ۷ عدد۔ ناک کا پھول ایک عدد۔ نتھ ایک عدد۔ ٹیکہ ایک عدد کل وزنی پندرہ تولہ قیمتی ۳۰۰۰۰

نقرئی پازیب۔ جھنجھری۔ مچھلی بھکڑ دان۔ وزنی ۵۱ تولے کل قیمت ۶۰۰

حق مہر بذمہ خاوند ۱۱۰۰۰

کل میزان ۴۱۶۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۵۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا تازیست (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد شمس عالم	بشریٰ منیر	محمد مظفر عالم

وصیت نمبر ۷۹۲۳ ۴ ۱: — میں شاکرہ خورشید بنت مکرم محمد خورشید عالم صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تاتار پور ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ بیس روپے میرے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد شمس عالم	شاکرہ خورشید	محمد مظفر عالم

اعلان نکاح و تقاریب شادی

(۱): — اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے خاکسار کا رشتہ عزیزہ مختاری بیگم صاحبہ طاہرہ دختر مکرم عبدالحق صاحب زرگر مرحوم شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور حال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ طے پایا اور مورخہ ۲۸/۳/۸۶ کو مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال نے ۱۲ ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۹/۳/۸۶ کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ضلع سرگودھا نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر طرح بابرکات اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالسلام زرگر رضاکار واقف زندگی گولبازار ربوہ

(۲): — مورخہ ۱۵/۶/۸۶ کو عزیز جمال انصاری صاحب سہسری ولد مکرم حنیف انصاری صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیز کا نکاح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عزیزہ ام حبیبہ بنت مکرم محبوب علی صاحب آف جمشید پور کے ساتھ ہو چکا تھا۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۵/۶/۸۶ کو بارات جمشید پور کے لئے روانہ ہوئی۔ اور مورخہ ۱۶/۶/۸۶ کو رخصتانہ ہوا۔ مورخہ ۱۷/۶/۸۶ کو مکرم حنیف انصاری صاحب آف سہسری نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کم و بیش ایک صد افراد شامل تھے۔

خاکسار۔ نذر الاسلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سہسری

درخواست ہائے دعا

★ — خاکسار کے والد محترم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سونگھڑہ بعارضہ بندش پیشاب شدید بیمار ہیں اور کٹک جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت سے والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی اور بغیر اپریشن کے صحت یابی نیز ہم سب کی پریشانی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سیدہ امۃ الشکور عمر بنت مولوی فضل عمر صاحب سونگھڑہ

★ — خاکسار کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا مختلف امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کی اس کامیابی کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

خاکسار۔ محمد سلیمان سابق صدر جماعت احمدیہ بمبئی مقیم حیدرآباد

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

الخير كله في القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر ؏ خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجنیئرس
- الیکٹریکل وائرنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389

ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222
23-1652

ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اسپیئر پارٹس دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE NO. 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201

PHONE NO. OFFICE. 806
RESI. 283

ریگزین۔ فوم۔ چمڑہ۔ جبش اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) پاسپورٹ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیولرز ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPOOL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

التّادِ تیھک

اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ
آدمی دندانوں کے مانند ہیں کنگھی کے

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں و سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE No. PAYANGADI - 12, CANNANORE - 4498

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۲۸۷ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"ہماری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۹۷)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!